اقرأ باسم ربک الذی خلق

الحمد للہ کہ یہ کتاب موسوم ...



... باہتمام محمد وجاہت علیخان ...

مطبع انوار العلوم میرٹھ مین چھپی



[illegible]

شکر [illegible] حکیم [illegible] قدرت

[illegible] حیات [illegible]

نظم [illegible]

[illegible]

[illegible] آتش [illegible]

[illegible]

[illegible] ابیات [illegible]

[illegible] محمد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بعد [illegible] نعت [illegible] صلی الله علیه وسلم

واقعی [illegible] بہادر حرف [illegible] تاج نشین [illegible] لکھنا ہی

سید آغا حسن نامی [illegible] میران زیدی [illegible] لفظ لکھی [illegible]

[illegible] زینت بخش [illegible]

[illegible] دوران [illegible] فائق [illegible]

[illegible] نکتہ شناس [illegible] آنریبل [illegible]

[illegible] وغیرہ جناب مہاراجہ کشن سنگھ صاحب بہادر [illegible]

[illegible] عدل وداد

[illegible] اخلاق [illegible] منازل سیاست

[illegible] احتیاط [illegible]

[illegible] بالخصوص [illegible]

بالفرض والتسلیم [illegible]

[illegible] حصول [illegible]

[illegible] مضامین [illegible]

[illegible] خطیات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مہاراجہ بہادر [illegible]

[illegible] جنگ بہادر سنگھ صاحب [illegible]

نواب [illegible] مہاراجہ صاحب نے ایک [illegible] عنایت فرمایا [illegible]

[illegible] انضباط [illegible] چند کلمات [illegible]

آمیز [illegible] معجز بیان سے ارشاد کیے [illegible] صاحب [illegible] کلمات [illegible]

کہ جس نے ہوش سنبھلتے ہی تسلیم کئے تمام حکام کیا باجاہ و جلال و عز و شان میں یکتا ہیں رزم و بزم میں عالی ہمم
شان جمال حسن سیرت طرز حکومت و خوبی اخلاق کثرت عفو جودت طبع دور اندیشی فہم
طریق سیاست میں مثل والد معظم ہیں گو ابھی ایام شباب ہیں مگر مانند مہاراج کے انضباط
اوقات کا بہت خیال ہے پابند وقت خورد و خواب ہیں بلکہ ہر ایک بات میں سواری تفریح و
تماشے بھی صید افگنی و بھی بندوق اندازی اور اسی طرح رحمت رسانی خلائق و نظر ذات و خصائل
صفات ہی رفاہ حال رعایا پر ایکی نظر و نذرات ہے گو ہر چیز کا شوق ہے بفضل الٰہی سب کچھ مہیا کیا
خصوص علم و ہنر سے رغبت سواے ہندی فارسی انگریزی میں قوت بہم پہنچائی ہے باوجود
دلی اس بار میں مہاراج کی بھی بہت تاکید رہتی ہے ابیات سعادت گوہر گنجینہ اولیاقت
صورت آئینہ او مروت رنگ گلزار صفاتش فتوت جوہر شمشیر ذاتش و ادب صنعی کمر
مجو پیکر اوست حیا آبی کہ در خور گوہر اوست و کفش دست سخاوت دستگاہی [illegible]
غرض بہت ذکا ہی و آمدم بر سر مطلب اوس وقت مہاراج کا سمجھانا اللہ بھیا صاحب کا
فرمانا دیکھکے دل باغ باغ ہوا اس کمترین نے بھی چاہا کہ کوئی پند نامہ بطرز جدید لکھکے بھیا صاحب
کی خدمت میں گذرانے مگر بسبب ترتیب دفاتر احسن التواریخ سوانح عمری [illegible]
یعنی مہاراجہ بہادر نیک خصال بہ مراد آجتک قوت سے فعل میں نہ آیا اب جلوس [illegible]
مذکور کی ضمن میں چند سطور مشتمر مواعظ و نصائح متقدمین یعنی اقوال حکمای اشراقین [illegible]
نکات عاقلان زمان و لطایف عارفان جہان اشارات دل آگاہ و کلمات اہل اللہ چند
حکایات متفرقات برای نذر بھیا صاحب ممدوح لکھکے صحیفہ جنگ بہادری
اس رسالہ کا نام رکھا شاید یہ ہدیہ مختصر مقبول نظر رافت و عاطفت ہوکے حرف پسند
خاطر صفا ذخایر ہو بتقدیر سہو و خطا شمنی لطف و عطا واللہ الموفق بالصدق والصواب
والیہ المرجع والمآب **فایدہ** جمیع مخلوقات عقل کے محتاج ہیں اور عقل کو تجربے کی ضرورت
ہی کہ تجربہ آئینہ عقل ہے اور بعض لوگ ہر ایک کی [illegible] حکایتیں دیتی ہیں اور تجربہ سیاحی سے

متعلق ہے اور سفیاحی کیلیئے زمانہ دراز و فراغت تام چاہیے پس حکمای متقدمین کے کلام پر نظر
رکھنے سے بمرور زمان تجربۂ کلی حاصل ہوتا ہی کتب حکمت [illegible] باعث حصول ادب و قوت
نفس ناطقہ ہے عقل وہ نردبان ہے جسکے ذریعہ سے ایوان درجات عالیہ دو جہانی
تک رسائی ہوتی ہے اور وہ شمع ہے جسکے پرتو نور سے جمال شاہد مقصود و عالم دکھائی
دیتا ہی عقل با ادب مثل درخت بامیوہ ہے اور عقل بے ادب مانند شجر بیمیوہ اور حکمت وہ درخت
ہے جو دلمین پیدا ہوتا ہے اور میوہ اوسکا زبان پر ظاہر ہوتا ہے بہر حال حکمت سے عقل کی اصلاح ہے
کہ خدا تعالی کے آگے کوئی چیز عقل سے بہتر نہین ہے اور عقل اوس انسان کی کامل ہے جسمین دس
صفتین ہون ایک یہ کہ آدمی اوسے امین ہون اور رہنما اوسے توقع رکھین دوسری یہ کہ مال
اپنا زیادہ راہ خدا مین دے تیسری یہ کہ فروتنی کو بہت دوست رکھے چوتھی یہ کہ پڑھنے اور
جاننے اور پوچھنے سے ملول نہو پانچوین یہ کہ حاجتمندونکو محروم نہ پھیرے چھٹی یہ کہ اورونکی
تھوڑی چیز دی ہوئی بہت جانے اور اگر آپ کسیکو بہت دے کم جانے ساتوین یہ کہ ہر لحظہ و ہر
ساعت یاد الہی مین رہے آٹھوین یہ کہ تمام بندگان خدا کو اپنی ذات سے بہتر جانے اور اپنی زبان
مذمت سے بچائے نوین یہ کہ جو امر پیش آئے حقتعالے سے رجوع کرے اور سجدہ شکر بجالائے
دسوین یہ کہ بہر حال صبر کو ہاتھہ سے نہ دے نظم بود صبر با درخت کمال + ز بی صبری آید
بسی اختلال + بود سست آن شخص را عزم و رای + کہ چون خس ز ہر موج جنبد ز جای
بہر کار اندیشہ لازم است + ز اندیشہ بیخ خرد قائم است + ضرورت بر مرد صاحب خرد +
کہ پیوستہ از صبر جوید مدد + ز بیصبری آید زیانہا پدید + شود از تأنی عمل پر سفید نصیحت
رئیس کو چاہیئے کہ ہر کام مین فرمانبری و رضای خدا کا جویان رہے گو خلق ناخوش ہو اور جو کام
برای خدا کرے اوسمین آدمیونکی سرزنش کا اندیشہ نکرے اور کوئی حق حقوق واجبہ سے
ترک نکرے کہ دولت و اقبال کی زیادتی ہو حکایت نصیر ابن احمد سامانی ایکدن
شکار کو جاتا تھا ایک کتا بھی ساتھ تھا قضارا گورستان کی طرف گذر ہوا وہان ایک مجذوب

کیا کہا ہے دیوانے یہ کتا بہتر ہے یا تم اوسنے جواب دیا کہ کتا ہرگز نافرمانی خدا نہیں کرتا
اگر مین اور تو فرمان بردار ہین تو کتے سے بہتر ہین اور اگر نافرمانی کرتے ہین تو کتا ہمسے بہتر اور
شرف رکھتا ہے حضرت فرمانروا کی ذات مین عدل و سیاست و لطف و سخاوت و شجاعت
ضرور چاہیے عدالت سے غرض یہ ہے کہ میزان انصاف مین سبکو برابر تولے کہ عدالت زمین پر ترازوی
خدا تعالی ہے اوسنے حق و باطل جدا ہوتا ہے **ابیات** بشرط عدل بود پادشاہ ظل اللہ ٭ بخلق
ز طرف حق کہ میل باشد شاہ ٭ عدم ہستی آن شاہ صد شرف دارد ٭ کہ باشد از ستمش روز
جملہ خلق سیاہ ٭ اور سیاست سے مراد یہ ہے کہ ظالمونکو ایسی سرزنش کرے کہ اوسکے قلمرو مین کوئی
مظلومون پر دست درازی نکر سکے **ع** چو شہ کوتہ کند دست از سیاست ٭ قوی گردد دل ارکان
بدعت ٭ شہی را کان عتابش در حجابست ٭ ز رستی ملک او خرابست ٭ اور لطف سے
اشارہ یہ ہے کہ اہل جہان پر الطاف مبذول کرتے رہین **مولف** نگاہ لطف کی رہین گدا پہ اہل کرم
مدام اوسکی شیشہ چھلکا ہی ساغر پر ٭ اور سخاوت سے مطلب یہ ہے کہ عالم و اہل عالم کو نفع عام و فائدہ
تام پہنچائے **ابیات** بہ نیت کہ ہمت پرتو افگند ٭ ز فیض کامرانی ساخت خورسند ٭ سخا مہر سپہر
زندگانی ست ٭ گل باغ حیات جاودانی ست ٭ اور شجاعت سے حاصل یہ ہے کہ اپنی فوجکو آراستہ
رکھے اور قصد ہلاکت دشمن مین دلیر و دور اندیش ہو **ابیات** بنای کار بر تدبیر باید ٭ کہ بی تدبیر کاری
بر نیاید ٭ بیک تدبیر نیکو آن توان کرد ٭ کہ نتوان با سپاہ بیکران کرد **حکمت** جسطرح صحت جسم تعدیل
عناصر سے حاصل ہوتی ہے اسی صورت سے قیام ریاست چار صنف کی تعدیل سے متصور ہے
اول اہل قلم یہ آب کے مرتبے مین ہین اس گروہ کی جویبار کلک و دانش کے وسیلے سے ریاض
آفرینش کو طراوت حاصل ہوتی ہے ورنہ خشک سالی کا نقصان ظاہر ہے **دوم** اہل سیف
یہ بمنزلہ آتش ہین اس گروہ کا شعلہ قہر خرد آمیز خس و خاشاک فتنہ سازی مفسدان کوتاہ
اندیش کو جلا دیتا ہی **سوم** تجار یہ مثل ہوا ہین کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کو
جاتے ہین اس گروہ کو بہرحال رضامند کرنا چاہیے کہ انکے نسیم خوشدلی سے نہال زندگی

بالیدہ ہوتا ہے چہارم کشاورزان یہ مانند خاک ہین پاس گروہ کی پامردی سے شجرۂ زندگی
سرانجام پاتا ہے ان چار گروہ گرامی کے مرتبے ملحوظ خاطر رکھے اور وہ صاحب رائے ہے جو آدمیون
کردار کا اعتبار کرے نہ بزرگی جسم و اسباب ظاہری کا تربیت فرمان دہ کو چاہئے کہ چہ آدمیون کو
تربیت کرے اور اپنے پاس جگہہ دے اول وزیر دانا دوم دبیر راست قلم سوم شاعر خوشگو چہارم
منجم پاک اعتقاد پنجم ندیم جامع ششم طبیب حاذق ان چہ آدمیون کو بالمث رونق و صلاح
لکھا ہے حکایت ایکدن سکندر نے ارسطو سے پوچھا کہ ملازمت پادشاہ کے لیے کونسا گروہ
چاہئے اور کونسا فرقہ نچاہئے ارسطو نے کہا لائق خدمت ملوک وہ ہے جو امین ہو نہ خائن
اسلئے کہ امانت سبب عزت و حرمت ہے اور خیانت موجب مذلت و اہانت اور قانع ہو نہ طامع
کہ قناعت گنج بیکران ہے اور طمع رنج بی پایان بیت مرد قانع بزرگوار بود ٭ طامع البتہ خوار و زار
بود مولف خانۂ اہل قناعت سے یہ آتی ہی صدا ٭ دل غنی گر ہو تو کچھ اکسیر کی حاجت نہین
ابیات بہ از بہار و فرزند چاکر نیکوست ٭ اگر بجنگ تو خندد بجان عزیزش دار ٭ کہ این عطا
بزور و زر بسعی و بحیلہ ٭ بکس نصیب نگردد بہیچ شہر و دیار ٭ بود ملازم بد خصم جان و سیرت
بساز محرم اسرار خویشتن زنہار ٭ و می ملازمتش را باختیار منوش ٭ کہ نیست نکتہ مرا این یاد دار
بغیر خمار قول ملازم شائستہ و خیر خواہ ہر حالت مین باعث درجات جاہ و حشمت مخدوم ہوتا ہے اور اسکی
آبیاری صدق اندیشی و اخلاصمندی سے حدیقۂ عظمت پادشاہ خرم و تازہ رہتا ہے اور
سموم آفت و خزان سبب دخل و شرکت سفلہ و غماز بدگوہر سے کہ یہ گرگ گلۂ دولت و جاہ
ہین نخل ... بہار اقتدار صرصر بیرونقی سے پامال ہوتا ہے اس گروہ مفسد کی خرابی
نفس امارہ سے ... خوان حرص و طمع مین ایسی آتش ظلم و بدعت شعلہ ور ہوتی ہے کہ خشک و تر
... آدم خلق جلجاتا ہے اور کشتی امنیت چار موجہ گرداب ہرج و مرج مین گرفتار
تلاطم ہوتی ہے ... فساد عرصۂ ملک مین بالیدہ اور کاخ نظام دولت سرنگون ہوتا ہے
بیت بغماز چون ... اعتقاد ہو دہ خانک ملک ریاست برباد ہو ... کہ غماز باشد دخیل ... ہ

اندران ملک راحت طفیل * چو غماز گرگ است و دولت رمہ * چو رہ یافت تاراج گردد ہمہ
عقلا نے کہا ہے کہ جسقدر آتش سے پنبہ کو اور سنگ سے شیشہ کو مضرت پہنچتی ہے اتنے سے زیادہ
حصہ زیادہ سیلاب دخل غماز و سفلہ اساس کاخ دولت سلاطین والا کو آسیب پہنچاتا ہے
جب کوکب جاہ و جلال جمشید نے ارتفاع تمام پایا اور درجہ عالی نصیب ہوا ایک موبد نے
اوسے پوچھا کہ یہ فیوضات و فتوحات و درجات تجکو کیونکر حاصل ہوئے اور بنیاد شوکت کس تدبیر سے
ایسی مستحکم ہوئی کہا غماز کو مین نے پاس راہ نہ دی یعنی امور مملکت مین سفلہ و نادان کو دخل
ندیا اور ناراستی و بدگو پر اعتماد نکیا **حکایت** سکندر ذوالقرنین نے ارسطو سے سوال کیا
کہ حسن و زوال دولت مین کونسا حادثہ بیشتر خلل انداز ہوتا ہی کہا نظر نامحرم سکندر نے
کہا نامحرم حال دولت کون ہے کہا غماز و سفلہ اسلئے کہ اگر چنگال تسلط غماز و سفلہ کا رگ
ریاست تک پہنچے اور زورق رافت باد مخالف بدعت بدگو سے شکستہ ہو کسی خلل کی قوت
سر پنجہ سے طومار استقلال دولت پیچیدہ نہو بنای خدمت سفلہ و بدگو بر بقاعدہ
امید و بیم ہے جب خوف سے امین ہوگا چراغ خیرخواہی و عاقبت اندیشی خاموش کردیگا
اور برای تحصیل مال و بسبب خواہش نفس سرکش بمقتضای طبیعت زشت سلسلہ جرات کو جنبش
مین لائیگا اور آثار بدعت و امور شنیعہ جو اوسکی طبع خلل پسند ناارجمند سے ظاہر ہونگے موجب
انہدام بنیان رفاہ حال و جان و مال و سیرت خلق اللہ ہونگے اور آتش فتنہ بشرار دود آہ
ضعفا خرمن بقای جاہ و معمورہ مملکت کو تہوڑے زمانہ مین جلاکے فانی کردیگا **ابیات** دہد سفلہ
سر کہ با خویش راہ * فتد زود از پایہ عز و جاہ * بہر در کہ یابد رہے بدگہر * بارکان آن در رساند
ضرر * بزرگی کہ باشد اراذل پرست * رسد زود بر قصر جاہش شکست * بدل مہر غماز
اندوختن * بود آتش خود برافروختن * شناسد کجا سفلہ حق نمک * نیاید ز عفریت کار ملک
تو صد سال اگر بار را پروری * ز اعضای خود طعمہ بروی دہی * چو آخر فتد فرصت او را
بچنگ * بجانب رساند خطر بیدرنگ * ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ غماز کو کس نشان سے

پہچانی کہا عجب غرور ہے جس مجلس میں اوسکی رویت نامیمنت ہووے تیرگی و ظلمت بلند کرتی
اپنی ستایش کرتا ہے اور جمیع کمال و صفات میں افلاطون کو اپنا سبق آموز جانتا ہے اور برائی حصول
مطالب و اغراض نفس غیبت خلق کرتا ہے اور اپنی منفعت کے لیے خلق کو نقصان پہنچاتا ہے
اور کمالات مردم کو عیوب کے ساتھہ تاویل کرتا ہے اگر کہنے کی جگہہ نہیں پاتا اشارہ چشم و ابرو سے
غیبت کرتا ہے اور سرگوشی و رمز سے لوگونکا پردہ فاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے سوا سبکو
حقیر جانتا ہے اور خلق خدا سے بدگمان رہتا ہے اور جو امور مخالف احکام خدا و رسول ہیں خود
دلیرانہ کرتا ہے اور خلق کو ناشروعات کیطرف ترغیب دیتا ہے بہرحال عماز فیض رحمت الہی
سے محروم و بے نصیب رہتا ہے اور جس کام میں دست انداز ہوتا ہے اوسے ابتر کرتا ہے اور جس مجمع میں
داخل ہوتا ہے اہل مجمع اوسکی نحوست نیت ناصواب سے لب تشنہ ادراک سعادت رہتے ہیں

حکایت زمانہ حضرت موسی علی نبینا علیہ السلام میں ایک سال بارش نہوئی خشک سالی کے
سبب سے قوم بنی اسرائیل میں قحط و تنگی عظیم ظاہر ہوئی خاص و عام مضطر و پریشان حضرت موسی
کی خدمت میں آئے اور بعجز عرض کی کہ وجود جلیل و لطف جمیل حضرت واسطہ و محرک نزول فیض
ایزد تعالی اور کفیل رفاہیت و ضامن عافیت حال رعیت ہے فقدان قوت و معیشت سے
خلق قریب ہلاکت ہے وقت ترحم و محل عنایت ہے حضرت موسی مع جماعت اعیان
و اشراف بنی اسرائیل برای مناجات صحرا میں گئے اور چار دن تک بحکم تضرع زمین التماس میں
چہرہ کا اور بادیدہ گریان درگاہ مجیب الدعوات سے باران رحمت طلب کیا مگر کسیطرح دار الاستغنای
رحمت سے اوس درد کی دوا نہ ملی حضرت موسی نے سر مبارک زمین پر رکھہ کے رونا شروع
کیا اور کہا یا معبود بیزوال چار دن ہوئے ہیں کہ اس قوم کے ساتھہ جو تیرے خوان عبودیت و بندگی
کی وظیفہ خوار ہے عاجز آب رحمت مانگتا ہے تیرے آستان کعبہ جود و تفضل میں کہ نشان
فیض و مظہر ظہور احسانات نامتناہی ہے امساک و بخل نہیں اور کوئی اس دریا کے کنارے
سے تشنہ نہیں پھرا معلوم نہیں کونسی مصلحت اس بندے کے حصول مطلب کی سد راہ ہوئی

رب مغفرت بحضرت اونکی لہ الرجا پس تو رہی مناجات کرونے اجابت ہوئی ا
کہ اسقوم مین ایک شخص علت مذموم غمازی مین گرفتار ہے اوسکا وجود نا مسعود محرومی اجابت
دعا کا سبب ہے اور وہی مانع حصول رحمت ہوا اوس سے کہو کہ اس فعل ناصواب سے توبہ کرے حضرت
موسی نے یہہ عرض کی یا رب الخطایا مجھ پر ظاہر کر کہ غماز کون ہے کہ اوسکو توبہ کی ہدایت کرون
خطاب ہوا کہ ای موسی غماز کو مین اپنا دشمن جانتا ہون یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین خود غمازی
کرکے اوسکو خلق مین رسوا و تشہیر کرون تم اپنی قوم سی کہو کہ سب ملکے غمازی سی توبہ کرین وہ
ہی سبکے ساتہہ توبہ کریگا حضرت موسی جب مناجات سے فارغ ہوئے تمام قوم سے یہ حال بیان کیا سب نے
غمازی سے توبہ کی فوراً گنج خانہ رحمت الہی کہلگیا اور آثار توجہ یزدانی ظاہر ہوئے اور رشحات سحاب
سے بہرہ مندی کامل حاصل ہوئی **قول** غیبت زبان سے ہو یا اشارہ سے عیب ذاتی کی ہو یا صفاتی
کی کمال بد ہے بزرگان دین نے کہا ہے کہ بنی نوع انسان سے کسیکو حرامزادہ نہین کہنا چاہیے مگر غماز
کو اسلیے کہ ایک بعض نے جو نشانی حرامزادہ کی تحقیق کو پہنچائی ہے ناصیہ اعمال غماز مردود نامحمود
سے ظاہر و ہویدا ہے کسی نے لقمان سے پوچھا کہ کونسی چیز زیادہ باعث نقصان ایمان ہے کہا تہمت غماز
وسفلہ جو نیک ذات ہین تیغ زبان کو کسیکی مذمت سے آلودہ نہین کرتے مگر غماز کی اور کسی کی
غیبت نہین سنتے مگر فاسق کی کہ موجب ثواب ہے علما نے کہا ہے کہ فاسق ملعون معین
غماز ہے **حکایت** ایکدن مشایخ جمع ہوکے کہین دعوت کہانے جاتے تہے ابراہیم ادہم
بہی اوس جماعت مین شریک تہی ایک اور شخص کا سبکو انتظار تہا کسی نے اوس جماعت
مین سے کہا وہ بڑے میزانمش ہین کاہلی سے آوینگے یہ کلام سنتے ہی ابراہیم چپکے چلے آئی کہ یہان
غیبت ہوئی ہے اور اپنے نفس کو بہت لعنت ملامت کی کہ کہانے کی طمع سے ایک بہائی
کی غیبت سنی **مولف** حیب سے بیٹھا شکل اوہم کو ربا کی فقیر دو رحتین دیتی ہی شکل تحت
بیچینی مجہی **حکمت** چار چیزین آدمی کو زیان پہنچاتی ہین کم حقیقتون کا ساتھی بننا بد طینتون
سے صحبت رکہنا مفسدون کو فساد کی رغبت دینا عورتون سے مشورہ کرنا کہ موجب بلا ہی

دنیا و دین ہے انکی کجی و شر سے خدا سے پناہ مانگنی چاہیئے فرمانبرداری زن کسیی مقام پر چاہیے
نہین بطلیموس نے کہا ہے کہ نیکوترین مردم وہ ہے جسکا قول و فعل موافق ہو اور بزرگترین
مردم وہ ہے جو مغلوب اہل دنیا نہو اور بدترین مردم وہ ہے جو مغلوب زبان ہو پند آدم نفاق
پیشہ کے دوری اختیار کرنا بہتر ہے اسلیئے کہ اگر وہ بات کرتا ہے اوسکی زبان سے رسوا کرتا ہے
اگر چپ رہتا ہے خاموشی سے فضیحت ہوتا ہے اگر اوسکو کچھ دین شار نہین کرتا اگر اوسکے پاس امانت
رکھو امین خیانت کرتا ہے اگر اوس سے از کہین فاش کرتا ہے اگر اوس سے کنارہ کرین خود نہین چھوڑتا
نہ کبھی سچ بولتا ہے نہ وعدہ وفا کرتا ہے نہ نصیحت سنتا ہے حکمت سے منتفع ہوتا ہے موعظہ راحت کے لیے رحم
و بخشش بہت بڑی عبادت ہے ورنہ پوجا پاٹ بہی مقتضای رسم و عادت ہے لکھا ہے کہ ایک نفس
عدالت پادشاہ عادل کا ثواب جز عبادت ہفتاد سالہ عابدان شب خیز سے زیادہ ہے
تو ایک نفس عدل شاہ خیر اندیش ✤ بہ از عبادت ہفتاد سال عباد است ✤ عبادت بمنزلہ شمع
ہے اور شمع کا فیض تا بشہ جس گہر مین روشن ہے وہین تک ہے دوسری جگہ نہین پہنچتا یعنی
نفع عبادت سے سوای عابد کے دوسرا شخص محروم ہے اور عدالت وہ خورشید ہے کہ جس مطلع
سے طلوع کرتا ہے جمیع خاص و عام اوسکے فیض سے فایدہ مند ہوتے ہین جس صاحب شوکت کا
خیر مروت و حمایت مظلوموں کے فرق رفاہیت پر سایہ فگن رہتا ہے اوسکی رونق ملک شاہی
خلل سے مصون و بہار دولت خزان زوال سے مامون رہتی ہے **نظم** تاج استقلال شہ عدل
ست عدل ✤ آب و رنگ گلشن عقل است عدل ✤ شہریاری کہ عدل و داد نیست ✤ ہیچ
شہری دان کہ آن آباد نیست ✤ چون کند کوتاہ شہ از عدل دست ✤ پایہ اقبال او یابد شکست
شہ درخت است و عدالت بار آن ✤ نخل بی بر را ببرد باغبان **حکایت** سفیان بن عیینہ
ہلالی شیخ حجاز کیوقت مین ایک سلطان کامگار صدق شیم طبقہ عجم نے کہ ہمیشہ اوسکا دل
بینا طالب طریق رضای ایزد متعال تہا نیت کامل و عزم صادق برای زیارت بیت الحرام
مصمم کر کے ...

یا اندیشہ ہوا کہ اگر بادشاہ برای حج چلا گیا بندوبست ممالک بہت مشکل ہوگا یہ سوچ کی ایک دن
عرض کی کہ گو اس سفر مین ہر قدم سعادت ابدی یا اندازہی مگر جیسی روح سے بدنکی قوت و
منفعت ہی اسیطرح بادشاہ سی جسد مملکت کی معاونت ہی مبادا ظل ظہور بادشاہ فرق
ملک سی دور ہو اور ولایت مین مخالفین دست برد کرین پہر اوسکی اصلاح مشکل ہوگی بہر حال
توقف کو عزیمت پر ترجیح ہی جب یہ بات قبول خاطر شاہ نہوئی تو وزرانی عرض کی کہ
اس ولایت مین ایک شخص ہے صاحب حال وسداد مالا کلام وصاف نوش سخنان
توفیق و انقیاد تمام سفیان نام وہ ستر حج باشرایط بجا لایا ہی اس کنج صومعہ تجرد و آزادی
مین در ہوا ہوس تعلقات آمیزش خلق بند کر کے بیٹہا ہے بیت گشتہ زغوغای خلایق
ستوہ ۔ پای کشیدست بدامان کوہ ۔ اوسی اگر ظل سبحانی ایک حج کا ثواب خرید لین صواب سے
نزدیک ہوگا اسقدر زحمت مسافت گوارا کرنا کیا ضرور ہے بادشاہ کو اہل اللہ و اصحاب توفیق
خلوص نیتی حاصل تہی صومعہ عابد مین جا کر بعد افتتاح ابواب مصادقت سفیان سے کہا اے
عابد حقایق آگاہ مجہی آرزوی حج ہے مگر ارکان ملک کی یہ صلاح نہین ہے کہ خود جاؤن
مینے سنا ہے کہ آپنے ستر حج کئے ہین اگر منظور ہو تو ایک حج کے ثواب کا مین خریدار ہون سفیان
نے کہا بہتر ہے مین سب حجونکے ثواب شہریار کے ہاتہہ بیچتا ہون بادشاہ نے کہا ہر حج کے ثواب کی
کیا قیمت مقرر کی ہے سفیان نے کہا ایک قدم کی جو حج کی نیت سے اوٹہایا ہے دنیا و
مافیہا قیمت ہے بادشاہ نے مایوس ہو کی کہا متاع دنیا مین سے تو تہوڑا سا میرے تصرف
مین ہے وہ ایک قدم کی بہی قیمت نہین ایک حج کا ثواب خریدنا محال عقل ہے آپ
سب حجونکے ثواب کیا سمجہ کے بیچ رہا تہے سمجہتے ہین سفیان نے کہا میرے سب حجونکے
ثواب خرید لینا شاہ کی نزدیک سہل ہے وہ تدبیر ہے کہ میری سب حجونکی ثواب بادشاہ
کو ملین اور نیم دینار خرچ کرنے سے کم نہو بادشاہ نی کہا کیونکر عابد نی کہا ایک مظلوم کی
ظالم سی داد دہی کا ثواب جو حاصل کیا ہو مجہی عنایت ہو مین فواید نتایج تمام حجون کا اوسکو

ابہی بخشدیتا ہون قسم ہی خداکی بہی بہت نفع ہوگا بادشاہ نی یہ کلام مشفقانہ سنکے
خرید ثواب حج سی ہاتہہ اوٹہایا اور مظلومونکی داد دہی مین بدل و جان سرگرم ہوا ابیات
عدل تو ربیست کزان ملک منور گردد ❀ و زنسیمش ہمہ آفاق معطر گردد ❀ عدل پیش آر
مراد دل درویش برآر ❀ تا ترا انچہ مراد است میسر گردد **نصیحت** بہترین عبادت اہل
عالم تعلق مین سرانجام مہمات خلائق ہے بلا رعایت دوست و بغیر عداوت دشمن
خویشی و بیگانگی برنظر نکرکے بکشادہ پیشانی کار مخلوق انجام کو پہنچانے اور تقصیر و خطای
مردم میزان عدالت مین تول کے اور ہر ایک کا مرتبہ اپنی جگہ پر سمجہے اوسکی پاداش کرے
حکایت ایک شخص نی ایک بادشاہ پاس آکے فریاد کی کہ کل شبکو حضور کے لشکر
مین سے ایک شخص نے خانزاد کی گہر مین بزور آکے لونڈی سی زنا کیا بادشاہ نی فرمایا اگر وہ
پہر تیری گہر مین آئے تو مجہی اوسی دم خبر کرنا دوسری راتکو وہ شخص پہر اوسکی گہر مین آیا
صاحبخانہ نی فوراً بادشاہ کو خبر کی بادشاہ خود ننگی تلوار لیکی اوسکی ساتہ ہوا جب اوس
شخص کے گہر مین پہنچا پہلے چراغ بجہا دیا بعد اوسکی اوس زانی کو قتل کیا پہر چراغ جلواکے
مقتول کا منہ دیکہا اور شکر خدا کیا پہر صاحب خانہ سی کہا اسوقت جو کہانا تیری گہر مین
موجود ہو لا صاحب خانہ طعام لایا بادشاہ نی بخوشی تمام تناول کیا صاحب خانہ نے
پوچہا انجد اوندیہ کیا سبب ہے کہ اول حضور نے چراغ گل کردیا پہر اس مرد کو قتل کیا بعد اوسکے
اسکا منہ دیکہکے خداکا شکر کیا اور اسطرح کا کہانا بیوقت نوش فرمایا بادشاہ نی جوابدیا کہ
مین سمجہا تہا کہ سوا میری فرزند کی کسیکی یہ قدرت نہین ہے کہ زبردستی کسیکی گہر مین جاے اس
سبب سے پہلے مینی چراغ بجہا دیا کہ اگر اوسکا منہ دیکہونگا تو شفقت سی ہاتہ نہ سکونگا جب
قتل کرچکا چراغ منگوا کی اوسکا منہ دیکہا معلوم ہوا کہ میرا لڑکا نہین ہے شکر کیا اور جسوقت
تو نی مجہسی انصاف چاہا تہا مینی دلمین عہد کیا تہا کہ جبتک اوس زانی کو قتل نکرونگا
آب و دانہ مجہپر حرام ہے اوسوقت سی ابتک مینی کچہہ نہین کہایا تہا بہت گرسنہ تہا

بوقت کہانیکی یہ وجہ ہے پند رہوین دستون پر غصہ و جور و جفا کرنا خلاف عقل ہے جب غصہ آوے اسکا خیال ہی کہ غضب سے گناہ تک نوبت پہنچے زود خشم و مغلوب الغضب ہونے سی غضب کی عادت ہو جاتی ہے عقلانی کہا ہے کہ اتنا شیرین بہی نہو کہ لوگ کہا جائین نہ اتنا تلخ ہو کہ منہ سی پہینک دین جسطرح انجام لجاج رسوائی و بیوقاری ہی انجام خشم انفعال و پشیمانی غضب اتنا چاہئی جیسی کہانیمین نمک اگر باندازہ ہی مصلح طعام ہی ورنہ فاسد طعام ہی ابیات

گفت موسی را یکی ہشیار سر ✤ چیست در گیتی ز جملہ صعب تر ✤ گفت ای جان صعب تر خشم خدا ✤ کہ ازان دوزخ ہمی لرزد چو ما ✤ گفت از خشم خدا چہ بود امان ✤ گفت ترک خشم خویش اندر جہان ✤ من ندیدم در جہان جست و جو ✤ ہیچ اہلیت بہ از خلق نکو حکمت غفلت و بیخبری باعث خرابی دنیا و آخرت ہی حکایت اکابر حرمین نے خلیفہ ناصر کو لکہا کہ تجکو خلافت و سلطنت زیبا نہین اسلئے کہ جو تیری جانب سی حکام ہین خلق اللہ پر ظلم و ستم کرتی ہین اور عاجزونکو انواع ایذا دیتی ہین خلیفہ نی جواب مین لکہا کہ مجہی اسکی خبر نہین میننے ظلم و ستم کا حکم نہین دیا اکابر حرمین نے پہر لکہا کہ تیرا یہ عذر گناہ سی بدتر ہی کہ روز باز خواست تجکو جواب دینا پڑیگا اور رعیتکا حوالہ تنکر اور زمام مہمات رعایا اپنی ہاتہ مین لے کہ منکام سوال جواب سے عاجز نہو بیخبری و غفلت کسکام آویگی اور یہ عذر تیرا کون سنیگا اور کون قبول کریگا ابیات

بمعموری ملک غفلت مکن ✤ تعلل بحال رعیت مکن ✤ کہ فردا ز چنگ عقاب و عتاب ✤ رہاند ترا نیکوی از عذاب ✤ بہ بین لجر و بہای افلاک را ✤ مجو یاری چرخ بیباک را ✤ مکن تکیہ بر التفات جہان ✤ کہ با چون تو بسیار شد مہربان ✤ بپرورد در مہد اقبال و جاہ ✤ برآراستش منزل و دستگاہ ✤ بقارون زر و نعمت و مال داد ✤ بدارا بسر تاج شاہی نہاد ✤ فگند آخرت جملہ را بر زمین ✤ گرفت از سر تاج و تخت و نگین ✤ ہمہ با دل و جان اندوہناک ✤ بمردند و رفتند در زیر خاک ✤ نظر کن بپایان کردار خویش ✤ بیندیش از آخر کار خویش ✤ اگر با خدایت سرو کار ست ✤ مکن کوتہ از عدل و انصاف دست ✤ بملک و کمال جہان دل منہ ✤ بدست ہوا و ہوس

سرمہ ہو کہ در حشر وقت جواب ٭ سوال ٭ بکارت نیاید زر و حلم و مال ٭ خلیفہ ان باتون سے
رونی لگا اور عاملان ظلم پیشہ کو معزول کیا اور مظلومون کی دلدہی کی لرزتا ہمہ مثال بید میری
کانپتی ہین سب اعضا ٭ خیال آتا ہی جب انتقام عصیان کا ٭ **نصیحت** وعدہ و عہد
و قول و قسم سے پہرنا نہین چاہیئے بندی سی عہد کری یا خدا سی ایفاے وعدہ ضروری ہی کہ اعتبار
باقی رہی **بیت** ز حسن عہد بعالم اگر علم گردی ٭ لوای رفعت تو بگذرد ز چرخ بلند **دیگر**
بود پیمان شکن مردود خالق ٭ بعہد خود وفا کن تا توانی **حکایت** بادشاہ یمن کو مہم
صعب نے منہ دکہلایا بادشاہ نی خدا تعالی سی عہد کیا کہ اگر اس مہم کا انجام بخیر ہو جو نقد میرے
خزانیمین ہے فقرا و مساکین کو بانٹ دون خداوند کریم نی اوسکی کفایت کی بادشاہ نی چاہا کہ ایفاے
عہد کرے خازن کو نقود خزاین کے حساب کا حکم دیا وقت حساب زر خطیر ٹہیرا ارکان سلطنت
نی قصد سلطان دریافت کرکے منع کیا کہ اسقدر مال درویشونکو دینا نچاہیی اہل لشکر بے
برگ و نوا رہینگی بادشاہ نی کہا مینی خدا سی عہد کیا ہی کہ سب نقد اہل استحقاق کو دونگا
یہ سنکی علماے عصر نی فتوی لکہا کہ ملازمان ملوک بہی جملہ اہل استحقاق سی ہین بادشاہ اسباب
مین حیران و متحیر ہوا غرفے سے دیکہا کہ ایک دیوانہ سر و پا برہنہ چلا آتا ہی بادشاہ نی اوسکو
بلاکی کہا ای دیوانے مینی خدا سی عہد کیا تہا کہ اگر میری مہم کا انجام بخیر ہوگا تو جو نقد خزانے
مین ہے تصدق کرونگا اب میری مشکل آسان ہوئی اور مال خزانی سی بہت نکلا ارکان
دولت اوسکی بانٹ دینی پر راضی نہین ہین اور علما اہل لشکر کو مستحق ثابت کرتی ہین اس امر
مین تو کیا کہتا ہی دیوانی نی کہا ای بادشاہ تو نی وقت عہد دلمین یہہ کہا تہا کہ مال
سپاہ کو دونگا بادشاہ نی کہا نہین دیوانہ نی کہا یہ دلمین کہا تہا کہ اہل فقیرونکو دونگا
کہا ہان دیوانے نی کہا ای ملک تو نی جس عیش کیا تہا اوسی پہر بہی تجکو کام ہی یا نہین اگر
تجکو پہر دو سے کام ہو تو عہد سی منہ نہ پہیر اگر دوستی احتیاج نہ باقی ہو تو جی چاہی کر **ابیات**
چو محتاج خواہی شد آخر بدو ٭ متاب از وفاداری خویش رو ٭ کسانیکہ فرمان داور دہند

مرم رسن ... ہی ... عہد ورن رہی

بادشاہکو اوسکی بات پسند آئی سب مال محتاجونکو بخشدیا **شعر** شہریاری کہ نبود عہد و پیمانش درست

شاہ تو ان گفتش باشد از اول زادہ **پند** سائلان زیادہ ق الحاجت کی سوالونکو شرط

امکان پورا کری مگر طامع و محتاج کو پہچانلے طامع کو سمجہانا چاہئے مگر اوسکی بہی حاجت روائی ضرور

ہی کہ رد سوال اخلاق کریمانہ سی بعید ہی **للمولفہ** شرف سخی کو نہ کیونکر ہو عاشق زر ہے کہ ذوق

کوثر در زمزم کو ہی ہمسر **حکایت** خلیفہ مامون الرشید کی عہد مین ایک اعرابی مستوطن زمین

شورہ زار فی حالت افلاس مین آوارہ وطن ہوکی بغداد کی راہ لی رستی مین ایک چشمہ شیرین

پر اوترا اوس چشمہ کی گرد درخت بہت تہی اونکی پتی پانی مین گرنی سی پانی بدبو ہوگیا تہا جب

اعرابی نی وہ پانی پیا اس سبب سے کہ تمام عمر ایسا پانی نہ پیا تہا دلمین سوچا کہ باریتعالی نے

چشمہ آبحیات جو زمین پر پیدا کیا ہے یہی ہے خدا نی میری غربت پر رحم کیا کی یہان تک پہنچا دیا ہے

بہتر یہ ہے کہ تہوڑی اسکا پانی خلیفہ کی خدمت مین لیجاؤن شاید خوش ہوکی کچہ عنایت کری

کہ فقر و فاقہ سی رہائی پاؤن یہ سوچکی ایک مشک اوس پانی سی بہری اور روانہ بغداد ہوا ابہی

بغداد مین نہ پہنچا تہا کہ خلیفہ برائے شکار مع لشکر اوس صحرا مین وارد ہوا اعرابی نے کسی سے پوچہا یہ

لشکر کسکا ہی کہا خلیفہ کا یہ سنکی اعرابی سر راہ بیٹہ گیا جب سواری خلیفہ قریب پہنچی اعرابی نے

دعا و ثنا خلیفہ شروع کی خلیفہ نی اوسکی جانب متوجہ ہوکی پوچہا کہانسے آتا ہی اعرابی نے

کہا فلان بادیہ سی آتا ہون وہان کی لوگ سب بلائے قحط مین مبتلا ہین مین خلیفہ کی خدمت

مین آیا ہون اور ایسا ایک تحفہ لایا ہون کہ دنیا مین کسیکا دست آرزو اوسکی دامن وصال

تک نہین پہنچا ہی اور کسی دیدہ تمنا نی اوسکا جلوہ جمال نہین دیکہا ہی خلیفہ نی کہا وہ

تحفہ کہان ہی اعرابی نی مشک پر آب دوش سے اوتار کی خلیفہ کو دکہائی اور کہا ای خلیفہ ہذا

ماء الجنۃ یعنی یہ آب جنت ہی خلیفہ نی اوسمین سے قدری پانی ایک ظرف مین لیکی پیا نہایت

بدبو تہا خلیفہ نے فراست سی جانا کہ یہ اعرابی ساکن زمین شورہ زار ہی کبہی اونی آب شیرین

ہین ... [illegible] ... بہت سمجھا اور میری
بہر لایا پردہ فاش نکرنا چاہئی سو جلی خلیفہ نی اوس پانی کی بہت تعریف کی اور کہا تیری حاجت
کیا ہی بیان کر اعرابی نی کہا میری قبایل فاقہ و بینوائی سی قریب ہلاکت ہین فضل خدا و کرم خلیفہ
سی امیدوار پرورش ہون خلیفہ نی اوسکو ہزار دینار دیی اور کہا ہمین سی اپنی وطن کو پہر جا اعرابی نی
وہ زر لیکی اپنی گہر کی راہ لی ایک ندیم خاص نی خلیفہ سی پوچہا اسمین کیا حکمت تہی کہ آب اعرابی
قدری چکہنی کی پہر نہ چکہا نہ کسیکو دیا اور اوسکو تعجیل تمام رخصت کیا خلیفہ نی کہا وہ پانی نہایت
ناخوش تہا اس اعرابی نی زمین شورہ زار مین پرورش پائی ہی وہ اس پانی کو کسی ندی سی لیکی آب
حیات سمجہا اور بجای تحفہ میری لیی لی آیا اگر تم لوگ اوسمین سی چکہتی اعرابی کو ملامت کرتی
وہ بیچارہ خجل ہوتا اسوجہ سی تمکو نہین دیا اور اگر اوسکو یہان سی نہ پہیر دیتا تو وہ آگی بڑہ کی دجلی کا
پانی پیتا اور اپنی فعل سی منفعل ہوتا مجہی شرم آئی کہ کوئی توقع میری پاس آئی اور خجل ہوکی جاوی
شعر سخی را شرم می آید کہ سایل خوں خجل از در گہ او باز گردد موعظہ تو زبان کو چاہئی کہ مال دنیا
جہانتک ممکن ہو جمع کری مولف مثل مہر و ماہ کیا پہنچین فلک پر خاک ارو مرتبہ پی
سیم و زر ہرگز یہان ملتا نہین مو مگر مال بہت عزیز نکری کہ خود عزیز اہل دنیا و باری تعالی ہو اگر
مال عزیز رکہیگا چشم اہل دنیا مین ذلیل و خوار و نزدیک حق تعالی شرمسار ہوگا مولف
جو سچ پوچہو تو ہی رکہو پہر انکو سنگ و زر یکسان ہو یہی دنیا مین سچا تاہی دیکہو منعم و دلو ہو مگر
اعتدال پر نظر رہی اسلئی کہ جسکا خرچ دخل سی کم ہو وہ عاقل ہی اور جسکا خرچ دخل سی
زیادہ ہو وہ مثل نامی احمق ہی اور جو خرچ دخل کی برابر رکہی اگر وہ عاقل نہین تو احمق بہی
نہین ہی **فایدہ** حاجت مستحق صبح پر نرکہی کیا معلوم صبح کیا ہو اور مستحق کو قبل سوال دی
کہ بہترین احسان وہی ہی جو طلب سی پہلی ظاہر ہو **بیت** دعائی بینوایانست شمع محفل دولت
خور نعمت بہو گر خواہی بمظلومان رعایت کن **حکایت** ایک شخص بہت قرضدار ہو گیا تہا
ہر چند اداکرنیکی فکر کی کچہ کارگر نہوئی قرضخواہ اوسکی آبروخواہ ہوئی جب جان سی عاجز آیا نا چار

ایک دوست دلی کی پاس گیا وہ بہت محبت و خاطرداری وضع سی پیش آیا اور پوچھا
ان دنوں کس طرح بسر ہوتی ہی کہا کیا کہوں بہرحال شکر ہی چار سی درہم کا قرضدار ہوں
اوسکی بہت فکر ہی کہ قرضخواہ رات دن چین نہیں دیتے مجبور ہو کی تمہیں اپنا دوست صادق
و محب واثق جانکی آیا ہوں وہ یہ سنتے ہی عرق ندامت میں غرق ہوگیا اور گہر میں جا جلدی
سے چار سے درہم لی آیا کہا یہ لیکی جلد جایئی اور قرضخواہونکو دیکی پیچھا چہڑائیی پہر گہر میں جا کے
زار زار رونے لگا اوسکی زوجہ نی کہا خیر ہی کیوں روتے ہو جای شکرگذاری جناب باری ہے
نہ مقام گریہ وزاری کہ دوست دلی کی حاجت روا کی اب غم درہم ہی یا غم ہمدم برای خدا
سچ بتاؤ رونیکا کیا سبب ہے کہا ای نیکبخت نادان غم درہم بندہ درہم کو رلاتا ہی میں اس واسطے
روتا ہوں کہ اوسکی حال سی کیوں ایسا غافل رہا جو وہ اس بلا میں مبتلا ہو کی حاجتمندوں
اور فقیروں کی طرح میری پاس آیا کچہ حق دوستی ادا نہو محتاجوں کا سا دینا ہوا حقیقت
میں اوسکی ذلت نہ تہی میری سبکی تہی پس ایسی غفلت کی زندگی پر تف ہی جو آپ چین کری
اور دوست بیچین ہیں **ابیات** با دوستان عنایت و احسان بود ہنر + با مفسدان عتاب
و تنبیہ لازم است + دستور شاہ گر بود این نکتہ جمیل + بنیاد جاہ و ضابطہ ملک قایم است
قول وہ شخص سزاوار احسان ہے جو کافر نعمت نہو فاسق پر عطا کرنا فسق کی تقویت کرنا ہے
حرام کاروں کو دینا گناہ مول لینا ہی صرف بیجا کرنا محتاجی بلانا اور خدا کو دشمن بنانا ہے
کہ صرف بخیل سی بدتر ہی **بیت** کسیکہ حق نشناسد از و امید مبر + کسیکہ نیست وفا پیش
بد و مکن پیوند **تنبیہ** تونگری بدن مال سی ہے اور تونگری نفس دانش سے ہے اور بدن فانی ہے
اور نفس باقی پس تونگری نفس کو بہم پہنچانا اولی ہی دانش یہ چاہتی ہے کہ خطائی نفس کو
خرد ہو بزرگ جانی اور ثواب نفس کو بزرگ ہوں خرد سمجھی اور مال وہ محبوب ہے جو عالم بقا میں
باقی رہے **پند** حاکم کو چاہئی کہ کشادہ رو و متواضع و قانع و شاکر و راستگو و صابر ہو اور
قضای الٰہی سی خوشنود رہے اور محبت دنیا دل سی دور اور خواہشوں کو ترک کری بعد سب

کامونکی اصل تدبیر اور سب تدبیرونکی اصل تقدیر کو جانی **مولف** بشریت کا سبب ہے جو یہ
تدبیر مین ہی + وہی ہوتا ہی جو انسان کی تقدیر مین ہے + اور اوس چیز کی آرزو جو جلد فانی
ہوتی ہے اور وہ کام جو پشیمان کرتا ہی نکری اور آدمیون سے نہ ڈری اور آدمیونکو نہ ڈرائی اور
جانداروں کو راحت پہنچائی اور کسیکا حق نہ غصب کری اور اپنی اوپر تعب و مشقت اختیار کرے
کہ باعث مزید دوستی و تسخیر دلہای اہل عالم ہے **ع** پادشاہان و شہریاران را + با ہمہ آفریدگان
خدای + کارسازی نکوست در ہمہ وقت + سازگاری نکوست در ہمہ جای + اور عفو تقصیر
اپنا شیوہ کری کہ عذر نیوش و اغماض نظر ہونا ذریعہ نجات ہی **فرد** اگر توقع بخشایش از خدا داری
نروی عفو و کرم بر گناہگاران بخش + کوئی آدمی گناہ و تقصیر و سہو و خطا سی خالی نہین ہوتا ہے
اکثر ترک تنبیہ سی دلیرتر ہو کی آوارگی اختیار کرتی ہین بعض آدمی ایسی ہین کہ اونکو ایک ہی
گناہ مین تنبیہ کرنا چاہئی اور بعض ایسے ہین کہ اونکی ہزار گناہ ہو تسی درگذرنا مناسب ہے **ابیات**
چو بینی مجرمی را عاجز از خویش + مرنجان ز انتقام او بیندیش + کہ ہر قدرت کہ با حق نیست امیدش
دلش ہم از تو دارد چشم تائید + ببخش آنرا کہ الطاف خدایت + ز روی مرحمت بخشد خطایت
حکایت ایک روز نوشیروان نے مجلس آراستہ کر کے اپنی حکمای پایہ تخت سی صلاح ملک
پوچھی ہر ایک نے اپنی رای کی موافق جواب دیا جب بزرجمہر کی نوبت آئی کہا مین مقاصد پادشاہ
گیارہ کلمون مین ادا کرتا ہون **اول** پرہیز شہوت و غضب **دوم** صدق گفتار **سوم** منادت
بلدیا با ان **چہارم** اکرام باشراف و یتیمان و محتاجان **پنجم** تفتیش حال زندانیان و مظلومان
ششم درستی طرق و اسواق **ہفتم** تادیب بجرایم **ہشتم** فراہمی آلات حرب **نہم** اکرام عساکر
و قبایل **دہم** تعین جاسوسان **یازدہم** تفقد بحال ملازمان خاص و عام کسری یہ کلمات
سنکے بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ یہ باتین کتاب دستور العمل مین مندرج ہون **موعظہ** ارباب
دولت کو پانچ گروہ کی رعایت لازم ہی اول جسنی کوئی نیکی حساد رہوئی ہو دوم جو مہمان ہو
کہ گرامی ترین تحفہ و ہدایای خزانہ الٰہی ہے سوم غریبون کے ساتھہ کہ محبوسان

ایک دوست دلی کی پاس گیا وہ بہت محبت وخاطر وتواضع سے پیش آیا اور پوچھا
اندنون کس طرح بسر ہوتی ہی کہا کیا کہون بہر حال شکر ہی چار سی درہم کا قرضدار ہون
اوسکی بہت فکر ہی کہ قرضخواہ رات دن چین نہین دیتے مجبور ہو کی تمہین اپنا دوست صادق
ومحب واثق جانکی آیا ہون وہ یہ سنتی ہی عرق ندامت مین غرق ہو گیا اور گہر مین جا جلدی
سے چار سے درہم لی آیا کہا یہ لیکی جلد جایی اور قرضخواہون کو دیکی پیچہا چہڑایی پہر گہر مین جا کے
زار زار رونی لگا اوسکی زوجہ نی کہا خیر ہی کیون روتی ہو جای شکر گذاری جناب باری ہے
نہ مقام گریہ وزاری کہ دوست دلی کی حاجت روا کی اب غم درہم ہی یا غم ہمدم برای خدا
سچ بتا رونیکا کیا سبب ہے کہا ای نیکبخت نادان غم درہم بندہ درہم کو رولاتا ہی مین اسواسطے
روتا ہون کہ اوسکی حال سی کیون ایسا غافل رہا جو وہ اس بلا مین مبتلا ہو کی حاجتمندون
او فقیرون کی طرح میری پاس آیا کچہ حق دوستی ادا نہو محتاجون کا سا دینا ہوا حقیقت
مین اوسکی ذلت نہ تہی میری سبکی تہی پس ایسی غفلت کی زندگی پر تف ہی جو آپ چین کری
اور دوست بیچین ہین **ابیات** با دوستان عنایت وجان بود ہنر + با مفسدان عتاب
وتنبیہ لازم است + دستور شاہ گر بود این نکتہ جمیل + بنیاد جاہ وضابطہ ملک قایم است
قول وہ شخص سزاوار احسان ہے جو کافر نعمت نہو فاسق پر عطا کرنا فسق کی تقویت کرنا ہے
حرام کارون کو دینا گناہ مول لینا ہی صرف بیجا کرنا محتاجی بلانا اور خلق کو دشمن بنانا ہے
کہ صرف بخیل سی بدتر ہی **بیت** کسیکہ حق نشناسد از و امید مبر + کسیکہ نیست وفا پیش
بد و مکن پیوند **تنبیہ** تونگری بدن مال سی ہے اور تونگری نفس دانش سے اور بدن فانی ہے
او نفس باقی پس تونگری نفس کو بہم پہنچانا اولی ہی دانشمند یہ چاہتی ہے کہ خطای نفس کو
خرد ہو بزرگ جانی اور ثواب نفس کو بزرگ ہون خرد سمجہی اور مال وہ محبوب ہے جو عالم بقا مین
باقی رہے **پند** حاکم کو چاہیی کہ کشادہ رو و متواضع و قانع و شاکر و راستگو و صابر ہو اور
قضای الہی سی خوشنود رہے اور محبت دنیا دل سی دور او خواہشون کو ترک کری بعد سبب

کامونکی اصل تدبیر اور سب تدبیرونکی اصل تقدیر کو جانی مولف بشریت کا سبب ہے جو یہ
تدبیر مین ہی ÷ وہی ہوتا ہی جو انسان کی تقدیر مین ہے ÷ اور اوس چیز کی آرزو جو جلد فانی
ہوتی ہے اور وہ کام جو پشیمان کرتا ہی نکری اور آدمیون سے نہ ڈری اور آدمیونکو نہ ڈرائی اور
جاندار کو راحت پہنچائی اور کسیکا حق نہ غصب کری اور اپنی اوپر تعب و مشقت اختیار کرے
کہ باعث مزید دوستی و تسخیر دلہای اہل عالم ہے ۵ پادشاہان و شہریاران را ÷ باہمہ آفریدگار
خدای ÷ کارسازی نکوست در ہمہ وقت ÷ سازگاری نکوست در ہمہ جای ÷ اور عفو تقصیر
اپنا شیوہ کری کہ عذر نیوش و اغماض نظر ہونا ذریعہ نجات ہی **فرد** اگر توقع بخشایش از خدا داری
زروی عفو و کرم بر گناہگاران ببخش ÷ کوئی آدمی گناہ و تقصیر و سہو و خطا سی خالی نہین ہوتا
اکثر لوگ تنبیہ سی دلیرتر ہوکی آوارگی اختیار کرتی ہین بعض آدمی ایسی ہین کہ اونکو ایک ہی
گناہ مین تنبیہ کرنا چاہئی اور بعض ایسے ہین کہ اونکی ہزار گناہو نسی درگذر نا مناسب ہے **ابیات**
چو بینی مجرمی را عاجز از خویش ÷ مرنجان ز انتقام او بیندیش ÷ کہ ہر قدرت کہ با حق است امیدش
دلش ہم از تو دارد چشم تائید ÷ ببخش آنرا کہ الطاف خدا است ÷ ز روی مرحمت بخشندہ خطا است
حکایت ایک روز نوشیروان نے مجلس آراستہ کرکے اپنی حکمای پایہ تخت سی صلاح ملک
پوچھی ہر ایک نے اپنی رای کی موافق جواب دیا جب بزرجمہر کی نوبت آئی کہا مین مقاصد پادشاہ
گیارہ کلمون مین ادا کرتا ہون **اول** پرہیز شہوت و غضب **دوم** صدق گفتار **سوم** مشاورت
با دانایان **چہارم** اکرام باشراف و یتیمان و محتاجان **پنجم** تفتیش حال زندانیان و بطالت
ششم درستی طرق و اسواق **ہفتم** تادیب بجرائم **ہشتم** فراہمی آلات حرب **نہم** اکرام عساکر
و قبائل **دہم** تعین جاسوسان **یازدہم** تفقد بحال ملازمان خاص و عام کسری یہ کلمات
سنکی بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ یہ باتین کتاب دستور العمل مین مندرج ہون **موعظہ** آداب
دولت کو پانچ گروہ کی رعایت لازم ہی اول جستی کوئی نیکی حساد رہوئی ہو دوم جو مہمان ہو
کہ گرامی ترین تحفہ و ہدایای خدا ہی سوم غریبون کے ساتھ کہ محبوسان ...

حریم محبت الٰہی ہین چہارم وہ جسی بوعدہ امیدوار کیا ہو پنجم وہ جسنی کسی امر مین رعایت کی ہو قول
ذکر خدا مین کاہلی لوگونکا ازدحام تمیمون سے احسان مین اغماض بدگمانی اپنا شعار دوستون سے
حیلہ غیر کے مال پر نگاہ کرنا زیردستونکو بچشم حقارت دیکھنا بدترین خصائل بد ہین حکمت
سعادتمندی و نیکخوئی کے دس نشان ہین ۱ آدمیون سی نیک کام مین مخالفت نکرنا
۲ اپنی نفس سے انصاف چاہنا ۳ کسی کا عیب ظاہر نکرنا اور کسیکی لغزش مین خلل انداز نہونا
۴ جو کسی سے کوئی بات ذلت کی ظاہر ہو اوسکو تاویل نیک بیان کرنا ۵ گناہگار کا عذر
قبول کرنا ۶ محتاجونکی حاجت روائی کرنا ۷ رنج مخلوق مین شریک ہونا ۸ اپنی نفس کا
عیب دیکھنا ۹ خلق اللہ سی بکشادہ پیشانی ملنا ۱۰ خوش کلامی اختیار کرنا بیت
بشیرین زبانی و لطف و خوشی ٭ توانی کہ پیلی بموئی کشی ٭ دگر ہمہ خلق جہان خلق پسندیدہ
کہ سوی خلد برین راہ بران خواہد بود قول سعادت تین طرحکی ہی نفسانی و بدنی و
خارجی سعادت نفسانی اخلاق ستودہ و فضایل محمودہ و سیرت حسنہ سی عبارت
ہی اور سعادت بدنی بکمال آعضا و خوبی ترکیب سے مراد ہی اور سعادت خارجی خوبی کسب
دنیا و اصراف مال بتفاوت محل و مقام سی اشارت ہی ان تینون سعادتونکا ایک آدمی مین
جمع ہونا نادرات سی ہی قول دس خصلتون سے انسان کا انجام بد ہوتا ہی انسی اجتناب
کرنا لازم و واجب ہی رباعی ای نامی غافل و طلبگار نام انکو دس چیزین یہ چھوڑ دی کہ ہو نیک
انجام ٭ حرص و طمع و ریا و کبر و غیبت ٭ بخل و حسد و کینہ و کذب و حرام ٭ تربیت
آٹھ خصلتون سے آدمی کا انجام بخیر ہوتا ہی اول بردباری دوم خویشتن شناسی سوم فرمان
برداری شاہ چہارم شناخت جای افشای راز و محرم اسرار پنجم مبالغہ اخفای راز ششم
تسخیر دلہای ارباب دولت بسخنان شیرین ہفتم تکلم بقدر حاجت ہشتم عدم اظہار حال بغیر
استفسار نصیحت سلطان وقت کی اطاعت لازم و واجب ہے ارسطو کا قول
ہی کہ دنیا مین بادشاہی سی بڑہ کی کوئی مرتبہ نہین ہے اسلیے کہ بادشاہ بجای سر انسان

ہے اور کل مخلوق بجای اعضای آدمی اور پادشاہ بمنزلہ روح ہے، اور مردم بمنزلہ بدن
اور سلامتی اعضا سلامتی سر سی ہے، اور صحت بدن صحت طبع پر موقوف ہی اور بعض نے
کہا ہی کہ پادشاہ مثل دریا ہی اور ارکان دولت مانند انہار، اور نہرین شیرینی و تلخی مین تابع
دریا ہوتی ہین اگر پادشاہ کی رای بد ہو اور ایسی بات سوچی جسمین اوسکو نقصان ملک و مال
ہو مجمع مین اوسکو پسند کری بدنہی اصلی کہ ملوک مین خاصیت سیل ہے اگر کوئی ایکسو دفع کیا چاہی
کہ سیل کو ایکطرف سی دوسری طرف لیجائی ورطہ ہلاکت مین پڑیگا بتدریج خلوتمین
امثال وحکایات سی خاطر جمع کری **نظم** توانی بنرمی وکار آگہی * کہ تغیر کار سلاطین دہی
بس آن بہ کہ اول مدارا کنی * بفرصت رہ چارہ پیدا کنی **پند** انسان ضعیف البنیان کو
لازم ہے کہ اوقات ناپایدار کو بہرحال تحصیل علوم مین صرف کری کہ صیقل قلب وچراغ
دین و بہترین وبزرگترین اشیا علم ہی مگر پہلی اپنی عیبون کو دور کری علم بہم پہنچائی ورنہ
علم سے ایسا فایدہ و بہرہ نہوگا کہ نعمت قادر مطلق کو دریافت کر کی شکر بجالائی اور یہی
باعث حصول ومغفرت دنیا ودین ہے لکہا ہی کہ علوم شریفہ کو دلمین قرار نہین ہوتا
جب تک نیت اعمال خیر اوس سے باہر نہو اور علم اکثیر بے عمل قلیل ہی اور علم قلیل باعمل
کثیر اور عمل تہوڑا مع علم بہت ہی اور عمل بہت مع جہل کم جو عمل باعلم نہو نزدیک خدا بمنزلہ
بغیر علم شغل عبادت ضلالت ہی اور طلب معرفت ملالت عابد بمعرفت مثل دستہ آسیا
کہ پہرتا ہے اور اپنی جگہہ پر قایم ہی مدام سرگردان ہی علم سبب صفائی نفس ہے اور جہل باعث
کدورت نفس نیکی دنیا وآخرت علم سی ہے اور بدی دنیا وآخرت جہل سی ذکر علم اسطرح
دلکو زندہ رکہتا ہی جیسی آب باران زمین کو سرسبز رکہتا ہی **فرد** بیاموز علم وادب
ای پسر * کہ بیعلم کس را بحق راہ نیست **حکایت** میان اہل شام واہل بصرہ متعلقہ فضیلت
علم ومال مین مباحثہ ہوا اہل شام نی کہا مال علم سی فضیلت رکہتا ہے اور اہل بصرہ نی کہا علم کا
فضیلت ہے آخر دونون مدعی برای فیصلہ بخدمت حضرت علی علیہ السلام کی خدمت مین

حاضر ہوئی اور اپنا قصہ پر غصہ بیان کیا حضرت نے اہل شام سے فرمایا کہ علم کی مال سے
چھہ فضیلتیں زیادہ ہیں اول یہہ کہ علم خاصان خدا کو ملا اور مال فرعون شداد کو دوم یہ کہ علم
صرف کرنے سے زیادہ ہوتا ہے اور مال کم سوم یہہ کہ علم اہل علم کی حفاظت کرتا ہے اور صاحب مال
مال کی حفاظت میں مصروف رہتا ہے چہارم یہ کہ بعد مرگ علم ساتھہ جاتا ہے اور مال چھوٹ
جاتا ہے پنجم یہہ کہ آدمیونکی چار گروہ ہیں علما امرا اغنیا فقرا تین گروہ یعنی امرا اغنیا فقرا علما
کے محتاج ہیں اور علما انکی محتاج نہیں ششم یہ کہ کسی نے علم حاصل کرکے دعوی خدائی
نہیں کیا اور فرعون نے مال جمع کرکے دعوی خدائی کیا شامی یہ سنکے خجل ہوئے

حکایت

حضرت عیسی علی نبینا علیہ السلام نے ایک شاب سے کہا تو نے اپنی عمر شبانی میں بسر کی اگر علم
حاصل کرتا تو بہت خوب تھا شاب نے جواب دیا یا رسول اللہ مینے چھہ باتین یاد کی ہیں
اونہیں پر میرا عمل ہے اول یہ کہ جبتک حلال میسر ہوتا ہے حرام نہیں کہاتا اور ہرگز حلال
کم نہیں ہوتا کہ حرام کہانے کی نوبت پہنچے دوسری یہ کہ جبتک سچ بولنا ہے جھوٹ نہیں بولتا
اور ہرگز سچ معدوم نہیں ہوتا کہ دروغ بولوں تیسری یہ کہ جبتک اپنا عیب دیکھتا ہوں
اورونکی عیب جوئی نہیں کرتا اور ابتک اپنے عیوب سے فارغ نہیں ہوا ہوں کہ اورونکی عیب
جوئی میں مشغول ہوں چوتہی یہہ کہ جبتک ابلیس کو مردہ نہیں دیکھتا اوسکے وسوسے سے
امین نہیں ہوں اور ابتک ابلیس مردہ نہیں ہوا کہ امین ہوں پانچوین یہ کہ جبتک خزانہ خدا تعالی
خالی نہیں دیکھتا مخلوق کے خزانے کی طمع نہیں کرتا اور ابتک خزانہ خدا تعالی آخر نہیں
ہوا کہ مخلوق کی خزانیکی طمع کروں چھٹی یہ کہ جبتک اپنی دونوں قدم بہشت میں نہیں دیکھتا
عذاب خدا سے مطمئن نہیں ہوں اور ابتک بہشت میسر نہیں ہوا ہے کہ عذاب خدا سے مطمئن ہوں
حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا علم اولین و آخرین یہی ہے جو تونے پڑہا اب کسی علم کی تجھکو حاجت
نہیں ہے **نصیحت** دانا ترین مردم وہ ہے جو ترس خدا بیشتر رکھے اور جو بات کہے ازرو
راستی و علم کہے اگر خاموش رہے خاموشی اوسکی ازراہ دانش و حلم ہو اسلیے کہ حلم جو علم کی بنا

ہو موجب کرامت ہی اگر کسیکی خطا دیکھی پردہ پوشی کری اگر کسی پر احسان کری تو مثل
اوسکی ذکر نکری کہ ہمت عالی و راستی آدمی کو مطلوب تک پہنچاتی ہی **لطیفہ** خلیفہ بغداد کو
عمارت کی لیی ایک ستون چوبی نہایت بلند کی تلاش ہوئی بہت ستون دستیاب ہوئے
لیکن لائق نہین کوئی راست تہا اطراف و جوانب مین پروانے روانہ ہوئی کہ کارپردازان سرکاری
جس موضع مین پائین حاضر کرین بعد تفحص بسیار و تجسس بشمار ایک موضع مین ستون راست
ملکیا جب او نزدیک شہر بغداد لائی خلیفہ مع جماعت کثیر اوس چوب کی استقبال کو
گیا اتفاقاً بہلول دانا کا بہی اوس مقام پر گذر ہوا بہلول اوس بہیڑ کو ہٹاتی ہوئے
بدقت چوب تک پہنچی اور ساعت بہر اوس ستون سے سرگوشی کی خلیفہ نی تعجب بہلول
سی پوچہا کہ اس چوب سی تمنی کیا کہا اور کیا سنا بہلول نی جواب دیا اسی مینی پوچہا
کہ تو بہی ایک چوب ہی اسقدر تیری اعزاز و احترام کا کیا سبب ہے کہ خلیفہ دوران خود
سوار ہو کی تیری استقبال کو آیا چوب نی مجہسی کہا میری راستی اسقدر منزلت کا باعث
ہوئی **تنبیہ** عالم کی علم کا امتحان کرنا چاہیے اوسکو دوری شرفا سی آزمانا لازم
ہے اور اوستاد و والدین کی اطاعت سے باہر ہونا چاہیے کہ انکی ناراضی موجب خرابی ہے
فرد رہ چنان رو کہ سلامت بری حد منزل ہو کہ درین مرحلہ بسیار خطرہا باشد **فایدہ**
جمیع چیزین جنسی انسانکو فخر ہوتا ہی صحت بدن سے متعلق ہین تہوڑی بیماری کو مثل اجل
سمجہے اور اوسکا تدارک واجب جانی جسطرح زندان روح غم و غصہ ہے زندان بدن
بیماری ہے لکہا ہی کہ ایک دن حضرت موسی علیہ السلام نی پروردگار سی عرض کی
کہ ای خالق اگر تو کسیکا مخلوق ہوتا تو اپنی خالق سی کیا طلب کرتا فرمایا تندرستی
حکمت چار چیزین قوت باصرہ کا نقصان کرتی ہین طعام شور کہانا آب گرم سر پر گرانا
آفتاب سی آنکہیں لڑانا اردی دشمن ملاحظہ فرمانا **دیگر** تین چیزین انسان کو لاغر
کرتی ہین نہار منہ پانی پینا زمین سخت پر سونا با آواز بلند کلام کرنا **حکمت** تین چیزون سے

جسم خراب ہوتا ہی حمام میں دیر تک رہنے سی امتلا میں عورت کی نزدیکی کرنی سی وقت
جانور لاغر کہانی سے دیگر چھہ چیزون سے بیماری بیشتر پیدا ہوتی ہی کہانا بہت کہانے
سے عورت کی زیادہ قربت سی رات کو کم سونی سی پانی بکثرت پینی سی پیشاب بہت روکنے
سے دیگر پانچ چیزون سے اصلاح جسم ممکن ہے فساد سر کی اصلاح غرغرہ سی فساد معدہ کی
اصلاح قی سی ہی فساد شکم کی اصلاح مسہل سے فساد جلد کی اصلاح عرق سی ہی فساد شرائین
کی اصلاح کمی خون سی ہی بفصد ہو یا بحجامت **حکمت** چھہ چیزین ہے چھہ چیزون کی فایدہ بخش
نہین قول بے عمل دوستی بے تجربہ علم بے صلاح مال بے خیر صدقہ بے نیت زندگانی بے
صحبت نیک **ایضاً** چھہ چیزین نشان بدبختی ہین کاہلی جاہلی بخیلی لئیمی ناکسی بیکسی کاہل
خوار رہتا ہی اور جاہل حقیر اور بخیل متردد اور لئیم مردود اور ناکس مورد طعن اور بیکس تنہا **ایضاً**
پانچ چیزین سبب عافیت ہین تامل تفضل تعلل توکل تحمل **ابیات** تہیک دو سخن گفتن زبان آست ∴
تامل کن تامل کن تامل ∴ بفضل و علم راہ حق توان یافت ∴ تفضل کن تفضل کن تفضل ∴ بکار بد
چو سیکان ناتوانی ∴ تعلل کن تعلل کن تعلل ∴ ز اندیشہ فرو مشو ز بیش ∴ توکل کن توکل کن
توکل ∴ کمن ابن غیاث از کسی شکایت ∴ تحمل کن تحمل کن تحمل **ایضاً** چار چیزین چار گروہ
کو تباہ کرتی ہین بہترون کو بخل عالمون کو عجب عورتون کو بی شرمی مردونکو دروغ **ایضاً**
تین چیزین تین چیزون سے مل سکتی ہین نجات صبر سی بہتری سخاوت سے ظفر عدل سی **ایضاً**
تین گروہ تین چیزون سے فساد میں پڑتے ہین سلاطین ظلم سی علما طمع سی فقرا ریا سی
ہی فکر جو پاس آبرو کی ∴ دلمین جگہہ ہو آرزو کی **ایضاً** تین چیزون کی قدر تین گروہ جانتے ہین
قدر جوانی پیران قدر صحت بیماران قدر نعمت محتاجان **ایضاً** تین چیزین تین چیزون کو
بڑہاتی ہین حلم دوستی کو بخشش نیکنامی کو عداوت دشمنی کو **ایضاً** تین چیزین باعث شادی
ہین نوازش سلطان دعا زاہدان ملاقات دوستان **ایضاً** تین چیزین تین چیزون کو کہوتی ہین
شہوت قوت کو ناسپاسی نعمت کو تکبر مروت کو **ایضاً** تین چیزین باعث پریشانی ہین

وقت سی پہلی چاہنا قسمت سی زیادہ طلب کرنا جو اوروں کی لیے ہی اوسکی خواہش کرنا

دیگر تین چیزوں سے تین چیزین زایل ہوتی ہین تقدیر سی عقل طمع سی شرم حرص سے مہر حکایت

لکہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام پاس پہلی عقل آئی آدم نی پوچہا تو کون ہے کہا مین

عقل ہون کہا کہان رہتی ہی کہا سر مین دوسری مرتبہ شرم آئی حضرت نی پوچہا تو کون

ہے کہا مین شرم ہون کہا کہان رہتی ہی بولی آنکہہ مین تیسری مرتبہ مہر آئی پوچہا تو کون ہے

کہا مین مہر ہون کہا کہان رہتی ہی بولی دلمین چوتہی مرتبہ تقدیر آئی پوچہا تو کون ہے

بولی مین تقدیر ہون کہا کہان رہتی ہی کہا سر مین فرمایا وہ تو عقل کی جگہہ ہے کہا جب

تقدیر آئی عقل چلی گئی پانچوین مرتبہ طمع آئی پوچہا تو کون ہے کہا مین طمع ہون کہا کہان

رہتی ہے کہا آنکہہ مین فرمایا وہ تو شرم کی جگہہ ہی کہا جب طمع آئی شرم اوٹہہ گئی چہٹی مرتبہ

حرص آئی کہا تو کون ہے بولی مین حرص ہون کہا کہان رہتی ہی کہا دلمین فرمایا وہ تو

مہر کی جگہہ ہے کہا جب حرص آئی مہر نی کوچ کیا **ایضاً** دو چیزون ہی دنیا کی اصلاح

ہوتی ہے ایک ادب کہ اپنی نفس کو اوسکا عادی کری دوسرے کسیلے کام مین ایسی سعی کری

کہ اوسکی زندگی بفراغت بسر ہو **ایضاً** دو چیزون ہی آخرت کی اصلاح ممکن ہے ایک

تمیز کہ اپنی خطا ہر کام مین پہچانی دوسرے ہمت بلند کہ اوستی اپنی حرص کو زبون کرے

سو لطف دی نہ تو ہاتہہ سی ثبات قدمی کو اے دل ہر کام آجائیگی یہ ہمت مردانہ کہین

فایدہ بہترین مردان دنیا دو ہین ایک وہ جستی ناشایستگی وقوع مین آئی ہو اوسکی تدارک

و تلافی مین کوشش کرے دوسرا وہ جسکو خدانی بندگی دی ہو اور ثواب آخرت کے

بہم پہونچانیمین سعی کرے **موعظت** یا وعدہ کسی سے نکری جو وفا نہو سکی اور اوس شئے کی ضمانت

نکری جسپر قادر نہو اور وہ کام شروع نکری جسکی کرنی سی عاجز ہو اور اوسپر مخالفت ظاہر نکرے

جسکے دفع کی قدرت نہو **تربیت** نفس پر غالب رہنا بہتر ہی نفس کے مغلوب ہونی سے

اور کثافت و سنگینی نفس **فکر** دنیا کی سبب سے ہی عقل سی نفس کی اصلاح کرنی چاہئے

تھوڑی مشقت میں نفس مثل چراغ ہو جاتا ہی کہ خود بھی روشن ہی اور جگہہ کو بھی روشن
کرتا ہی جو اپنی نفس کا مالک ہوا مملکت عظمی کا وارث اور ممات سی مستغنی ہوا اور جسنی اپنے
نفس کو پہچانا خدا کو نہ پہچانیگا اور جسنی اپنی نفس کو بلند مرتبہ جانا مرتبہ کمال تک پہنچنے
سے رہگیا **فایدہ** لباس پاکیزہ و تن چرکین عقلا کی نزدیک قبیح تر ہی پس نفس مین اخلاق ذمیمہ
پیدا کرنا اور تن کو زینت دینا نازیبا ہی نفس دنیا مین غریب ہے غریب کو گرامی رکہنا چاہیے
کمال نفس ناطقہ ادراک معقولات ہی اور جمال نفس ہندسہ و ہیئت اور صیقل نفس علم موسیقی
اور شرف نفس اعمال خیر کے عارسی بچا رہتا ہی **تنبیہ** بندہ شہوت ذلیل تر و خوار تر
بندہ زر خریدہ سی جبتک آدمی اپنی شہوتکو مغلوب نکری آپکو زمرہ انسان مین شمار نکری جسکے
پاس دوات آنیوالی ہوتی ہی اوسکی شہوت عقل کی خدمت کرتی ہی اور جسکو نکبت عنیہ
دکہاتی ہی اوسکی عقل مسخر شہوت ہو جاتی ہے افلاطون نے قوت شہواتی کو خوک سی تشبیہ دی
اور قوت غضبی کو سگ سے مشابہ کیا ہی اور قوت عقلی کو ملک سی منسوب کیا ہی پس جس
شخص پر شہوت غالب ہے مانند خوک ہی اور جسپر خشم مستولی ہی وہ مثل سگ ہی اور جسپر
عقل غالب ہی ہمرتبہ فرشتہ ہی جب فرشتہ ہوا خدا سی نزدیک ہوا **نصیحت** مسکرات سی پرہیز کرنا
لازم و واجب ہی ابو یعقوب کا قول ہی کہ جو اپنی بہترین اعضا کو فاسد کری لایق مذمت
ہے اور اشرف اعضائے انسان دماغ ہی کہ باعث حس و حرکت و افعال ستودہ ہی پس
جو استعمال مسکرات کری دانستہ اپنی دماغ مین خلل پیدا کری جب مست ہوگا دماغ بیمار و ضعیف
ہو جائیگا اور قوت ممیزہ باقی نرہیگی **نکتہ** بزرگی کی طمع سی طمع کی صبر سی صبر کی تجارت
سے تجارت کی قناعت سی قناعت کی حرص سی حرص کی اعتبار سی اعتبار کی غمازی
سے غمازی کی غصے سی غصے کی مصیبت سی مصیبت کی دولت سی دولت کی عیاشی
سے عیاشی کی ضعف سی ضعف کی جرات سی جرات کی گناہ سی گناہ کی زہد سی زہد کی
شراب سے فنا لازم ہے **حکمت** معدہ محل طعام ہے جو اوسمین پہنچا ہی اگر وہ حلال

قوت طاعت بڑہائیگا اور اگر شبہ ناک ہی راہ حق پوشیدہ کریگا اور اگر حرام ہی معصیت
پیدا کریگا طعام ایسا کہانا چاہئی کہ سب نور ہونہ کہ ظلمت ہوجائی اور کپڑا ایسا پہننا
چاہئی کہ فخر و رعونت کم کری نہ کہ فخر و رعونت بڑہائی **پند** اوس چیز کو عزیز نجانی
اور جمع نکری جسکی ہونی سی دہشت اور نہونی سی غم پیدا ہوا اور وہ چیز خدا سی نمانگی
جو دائمی نہو وہ طلب کری جو ہمیشہ پاس رہی ابو النفیس ہر صبح و شام جو مناجات کرتی
تہی اوسکا ترجمہ یہ ہی الہی وہ علم کرامت کر جس سی اپنی نفس کو پہچانون اور وہ ادب دے
جس سے روش سلوک آشنا و بیگانہ معلوم کرون اور وہ کفایت جو احتیاج دونان سے
مجہے غنی کری اور وہ شکر جس سے تیری زیادتی نعمت کا مستحق ہون اور وہ چیز جس سی تلخی
دور نگار جیکہ سکون عطا فرما یا کریم یا غنی **مولف** رو کر حضور قلب سی تو مانگتی ہین ہم
کس روز دیکہین اپنی دعا کا اثر کہلی **موعظہ** نیکی کی حاصل کرنیمین رنج بہی گوارا کری
کہ رنج نرہیگا نیکی رہجائیگی اور لذت کی حاصل کرنیمین گناہ سی باز رہی کہ لذت جاتی رہیگی
گناہ رہجائیگا اور جو لذت کہ آبرو کہو کی ہاتہہ آئی اوسکو عزیز نجانی کہ جو چیز کم ہوئی اوستی
یہ زیادہ نہین ہے جو حاصل ہوئی بو علی سی کسینی پوچہا کہ کس چیز مین لذت زیادہ ہی کہا
ادب سیکہنے مین اور اوس بات کی سُنتی مین جو کبہی نہ سُنی ہو کہا جوانکے لیے کیا بہتر ہی
کہا ادب اور وہ علم سیکہنا جسکی واقف ہونی سی بوڑہونکو شرم آئی **نصیحت**
مشورہ دانا و نادان و دوست و دشمن سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اگر دانا ہی اوسکی فکر بہتر
مفید ہوگی اور نادان ہی مشورہ کرنا اسواسطی درست ہی کہ **قطعہ** گاہ باشد کہ پیر دانشمند
✿ بر نیاید درست تدبیری ✿ گاہ باشد کہ کودک نادان ✿ از غلط بر ہدف زند تیری ✿
اور دوست سے مشورہ کرنیکا فایدہ ظاہر ہی اور دشمن سی مشورہ کرنیکا اسلئی حکم ہی کہ جو کچہہ
کہی اوسکی خلاف کری فایدی سے خالی نہوگا مگر کسیکی صلاح ظاہری پر فریفتہ ہوکی اوسکا
قول بدل قبول نکرلے اور ارتکاب مین جلدی نکری حق و باطل خوب سمجہہ لی اور

کام مین محنت کم اور نفع بہت ہو اوسمین تامل و مشورہ کی کچھ ضرورت نہین ہے اور
راز دل ان چار چیزون مین سے ایک ہی کہنا درست نہین کمال ممانعت ہی اپنی راز کا رازدار
اپنی ذات سی بہتر کوئی نہین ہے **ابیات** منہ ستر خود با کسی درمیان ہو کہ محرم نیستی نا اہل
جہان ہو بگشتم باطراف عالم بسی ہو ندیدم زیاران محرم کسی **فایدہ** دوست صادق
اوسی جاننے جو ہوا و ہوس مین مخالفت اور عقل مین متابعت کری اور اپنی مال سی زیادہ دوست
کے مال کی حفاظت کری اور دوست کی عیب غیر پر ظاہر نکری مگر اوسکو کسی پہلو سی آگاہ کردے
اور ہنر دس حصے زیادہ کرکے لوگون سے بیان کرے اور اپنا احسان بہلا دے اور دوست کا احسان
یاد رکہی اور جب دوست کی خطا دیکہی او سے ترابات نکری اور دوست کا عذر قبول کری بعض دوست
بمنزلہ غذا ہوتی ہین کہ اونکی بغیر چارہ نہین اور بعض بمنزلہ دوا اونکی کبہی کبہی احتیاج ہوتی ہی فاسق
واحمق و دروغگو کو قابل دوستی نجانی اور ہزار دوستون کو ایک اور ایک دشمن کو ہزار شمار
کری جو دوست برای غرض دنیوی ہی ادنی سبب سے دشمن ہو جائیگا اور جو بغیر غرض دنیوی ہے
اوسکی دوستی کبہی نقصان نہ پہنچیگا **مثنوی** ہر کہ از ہر زبان بگردد یار ہو نکند عیب یا خود اظہار ہو
بہ پسندد ہر آنچہ او گوید ہو ور بہ بیند بدی نکو گوید ہو از چنین دوست بہ بود دشمن ہو در طریق وفا
نہ مرد نہ زن **پند** مرد کو چاہیے کہ ایک زمانہ صحبت و دوستی دوستان حق سبحانہ تعالی
بسر کری اور زمانہ صحبت کو زمانہ گذشتہ سی ملا کی اپنی حال پر نظر کرے اگر بہتر پائی اونکی صحبت
غنیمت جانی کسینے بطلیموس سے پوچھا کہ مرتبہ عالی تک کیونکر پہنچا کہا تین چیزون سی ایک
راستی دوسری خاموشی تیسری صحبت نیک **بیت** صیقل آئینہ دل ز روشندلان ست
التفات مہر فروزد چراغ ماہ را **حکمت** زبان مرد فصیح تلوار سی زیادہ تیزی اور بے حضور دل
سی سوا فایدہ مند اور دل مرد نیکو آئینہ حق نما ہی **مولف** دلکی آئینہ مین آتی ہی نظر عالم
کی سیر ہو ہم دکہا مین کسکو یہ جام جہان بین جم نہین ہو اسلئی کہا ہی کہ نرم گو خوش کلام
نیک طینت مستحق دوستی ہے دشمن کو بہی خوش کلامی و صفائی قلب سی دوست

بتاتا ہی بقول حضور ممدوح راجہ دوستی کا اثر انسان مین ہو جوہر پیدا ہو دشمن جانکے بہی ایذا نہ
کری کہ ہر پیدا **حکایت** لقمان علیہ الرحمہ سیاہ فام تہی کسی نی اونکو اپنا غلام بنایا مدت
تک خدمت لی آثار علم و حکمت اون سی ظاہر ہونی لگی ایکدن خواجہ نی برسم امتحان لقمان
سے کہا ایک گوسفند ذبح کر کے اوسکی اعضا مین سے جو بہتر و عمدہ ہو میرے واسطے لا لقمان
دل و زبان لائی دوسری دن خواجہ نی پہر یہی خدمت فرمائی کہ گوسفند حلال کرکے بدترین
اعضا لا لقمان دوسرا گوسفند حلال کرکی پہر دل و زبان لائی خواجہ نی کہا کل بہترین اعضا
طلب کیا یہی عضو لایا آج بدترین اعضا مانگا یہی لے آیا لقمان نے کہا جسم مین کوئی چیز دل
و زبان سے بہتر نہین اگر پاک و نیک رہون اور کوئی چیز ان سے بدتر نہین ہے اگر ناپاک و دو
رو ہون **قول** مرد کامل وہ ہی جس سے دشمن امین رہین نہ کہ دوست خائف و ترسان
رہین خردمند وہ ہے کہ اگر تمام عالم اوسکی خصومت کری اوسکو کسی سے خصومت نہو
مولف اسفلون سے کب پہنچ سکتا ہی علی کو گزند ❊ صاحب اعجاز کو اندیشہ جادو نہین
دشمن کے ساتھ مدارا و ملائمت سی سلوک کرنا بہتر ہے عاقل کو چاہیئی کہ عداوت سی احتراز
کری و قوت و شوکت دشمن سی زیادہ ہو سکی کہ صاحبان تریاق کو تناول زہر کی جرات
کرنا عقل و حکمت سی دور ہے حضور ممدوح **راجہ** وہ کام کر جسمین بیگانہ یار اپنا ❊
وہ بات کر کہ دشمن ہو دستدار اپنا **نصیحت** مخالفت دوستان صادق بہتر ہے
دشمنون کے گرامی رکہنی سی حقود و حسود کہ دشمن بالطبع ہین اطاعت و تعقد سی کبہی دوست
نہین ہوتی او نپر اپنی فضایل ظاہر کر کے ہر وقت رنجور دل و اندوہگین رکہنا چاہیئے
اور ایسی دشمنون کے دوستون سے دوستی کری کہ اوسکی عیب اونکی ذریعہ سے معلوم ہون
اور دشنام و فحش سے زبان کو پاک رکہی کہ اپنا وقار کم نہو اور سفہا اور تنگ ظرفون
مین شمار نکیا جائے دشمن کو اس بات سی کچہ مضرت نہین ہوتی بلکہ اوسکو بہی زبان
درازی کی الٹی عذر ملجاتا ہی اور اگر دشمن اپنی پناہ مین آئی اور حمایت چاہی تو اوسے

اعتماد نہ کرے اگر شرائط مروت مرعی رکہی اوسکی ساتہہ بیوفائی و مکر کرے کہ حسن سیرت مشہور
ہو اور دشمن منفعل ہو کے شاید دشمنی ترک کردے **تنبیہ** نیک آدمی کو کلمہ بد کہنا اپنی ذلت
چاہنا ہے جسطرح تیر تہر پر پہینکے پہر آتا ہے اسی صورت سخن بد مرد نیک کو کہنا کہنے والی کیطرف پہر آتا ہے
ایک حلیم کو کسی نے بیہودہ و نادان کہا ملتفت نہوا ایک شخص نے کہا کیون جواب نہین دیتا کہا اگر
اوسنے جہوٹ کہا جائے رنجش نہین اگر سچ کہا تو راستی سے کیون رنجیدہ ہون **حکایت**
ایکدن حضرت عیسی روح اللہ علی نبینا علیہ السلام کہین جاتے تہے راہ مین ایک احمق و بدخو
نے حضرت سے ایک بات پوچہی آپ نے بلطف و خلق جواب دیا وہ بیہودہ بحثنے لگا ہرچند
کہ وہ نفرین کرتا تہا حضرت عیسی تحسین کرتے تہے جسقدر وہ مجادلہ کرتا تہا آپ بملاطفت
پیش آتے تہے اتفاقا ایک درویش شخص وہان وارد ہوا کیفیت دیکہکے کہا اے روح اللہ یہ کیا
معاملہ ہے جتنا یہ شخص قہر کرتا ہے آپ لطف سے پیش آتے ہین یہ جور و جفا پر مائل ہین آپ
مہر و وفا پر آمادہ حضرت نے جواب دیا اے رفیق موافق کل اناء یترشح بما فیہ یعنی کوزے
سے وہی گرتا ہے جو اوسمین ہے اسی سے یہ صفت پیدا ہوتی ہے مجہسے یہ صورت ظاہر ہوتی ہے
مین اسے خشمناک نہین ہوتا یہ مجہسے صاحب ادب ہوتا ہے مین اسکی کلام سے جاہل نہین ہوتا
یہ میری خو سے عاقل ہوتا ہے **ب** چون نشدم من زوی افروختہ * او نشود از من ادب
آموختہ * خلق نکو وصف مسیحا بود * خصلت بد مرگ مفاجا بود * **پند** سب بلاؤن کا
سردار دروغگوئی ہے اور جزا دروغگو یہ ہے کہ اوسکی بات کبہی سچ نجانی اور اوس صحبت کو
ترک کرے جہانکہ لوگ دروغگو جانین اور اوسے مین نہو جو جہوٹ تہمت لگاوین ش
فایدہ عاقل بیدولت سے بہ نسبت نادان بادولت توقع زیادہ رکہنی چاہیے احمق سے
ہمنشینی کرنا عذاب روح ہے اور اوس سے راز کہنا باعث شہرت ایک شخص نے ایک
حکیم سے پوچہا کہ احمق کا نشان کیا ہے کہا بے باعث غضب مین آتا ہے اور بے سبب
صلح کرتا ہے اور بیجا عطا کرتا ہے اور بیہودہ بکتا ہے یعنی جو بات معلوم ہو یا بے فایدہ ہو

زبان سے نکالتا ہی اور اپنا راز ہر یک سے آشکارا کرتا ہی اور دوست و دشمن مین فرق نہین کرتا
اور بیوجہ خفا ہوتا ہی اور بیسبب راضی ہوجاتا ہی اور بعض نے علامات نادانی پانچ لکھی ہین
۱ طلب منفعت و ثواب آخرت آخرت بی ریاضت ۲ چشم داشت دوستی بہ تند خوئی
۳ راحت طلبی بعین تعشق زنان ۴ قصد حصول حقایق علوم بہ تن آسانی ۵ توقع
دوستی بہ بدخلیان **ایضاً** جو بزرگ سے مجادلہ اور ناآزمودہ کا اعتماد کرے اور عورتون کے
مکر سے ایمن ہو اور لڑکون سے صحبت رکھے نادان ہے **حکمت** جسکی حقیقت دشمنی آزمانی
کرنی منظور ہو اُسکے کلام مین سخن محال جو عقل سے دور ہو کہے اگر وہ قبول کرے احمق ہے
قابل صحبت نہین اور اگر نہ مانے صاحب دانش ہے اور لایق صحبت **حکمت** جسسے
ارادہ دوستی و برادری ہو اوسکو عین گفتگو مین غضب لائے اگر اوس غصہ و آزردگی مین وہ
انصاف سے نگذرے اور حق کو ہاتھ سے ندے قابل برادری و دوستی ہی ورنہ اوسی
دوری بہتر کہ دل سلامت رہے اور تن راحت پائے **مولف** عبث ہی زبانون نے نام محبت
دونو مین نہین کچھ قیام محبت **پند** جاہلون اور سفیہون اور مسخرون سے بحلم پیش آئے
مگر اپنے وقار کو دیکھتا رہے کہ اونکے ہاتھ سے ضایع نہو اور اونکی سفاہت اور
مہملات پر التفات نکرے **موعظت** اہل فضایل سے تواضع ضرور ہی اور اونکی امداد و معاونت
واجب کہ جو آدمی تکبر کرتا ہی اپنی خواری چاہتا ہی **مولف** غرور اتنا نکر آخر کو پیری
نوجوان ہوگا ۔ یہ قد جو تیر کی مانند ہی اکدن کمان ہوگا **الراقمہ** لیجائی فلک
بہ خاکساری ہو گشتہ جو بنی تو کیمیا ہو ۔ مگر اہل تکبر سے تواضع کرنا جایز نہین اون سے
اوسی خصلت سے ملے اور خود بھی اونسے زیادہ تکبر کرے کہ اونکی زجر و ایذا کا باعث ہو
متکبر سے تواضع کرنا اپنے نفس کو حقیر کرنا ہے **نصیحت** جسکی تربیت منظور ہو جبتک
بارہا اوسکا نقد حال محک امتحان پر کبھی دیدہ تربیت سے اوسکی طرف نظر نکرے
اسلئے کہ خردمند کو دو شخصون پر حیف ہوتا ہی ایک وہ جو قابل کسب کمال نکرے

دوسرا وہ جو ناقابل کسب کمال کا ہے پس مربی قابل ہونا چاہیے اور ناقابل کو تربیت نکرنا
اولیٰ ہے کہ قابل کو ضائع کرنا ظلم ہے اور ناقابل کو تربیت کرنا جہل **قطعہ** ہر کرا اصل
تربیت داری ہو امتحان کردہ باید نیک بکجنید ہو اگرش ہست قابلیت آن ہو علم دوشش
برآر بلند ہو ورنہ قابل بود بلند مساز ہو تا نیز ددی نبایدش افگند **تنبیہ** آدمیونکو کار
نیک تعلیم کرنا چاہیے کہ فضائل سبب خیر ہے اور رذائل بنای شر مگر یہ مناسب نہیں
ہے کہ اوروں کی روشنی کے لیئے اپنے ہاتھ میں چراغ لے اور خود ضلالت میں پڑے
موعظت جو نصیحت کرے مان لے گو دشوار معلوم ہو اور جو ادب سکھائی سیکھے
گو گران گذرے اور جو عذر کرے قبول کرلے گو ناگوار ہو اسلیئے کہ جو نصیحت نمانے
نادان ہے اور جو ادب نہ سیکھے حیوان ہے اور جو عذر قبول نکرے شیطان ہے نصیحت
حکما گو تھوڑی ہو لیکن اوسمین منفعت بہت ہوتی ہے نصیحت وہ متاع ہی کہ جسقدر
اوسکی قیمت دین نقصان نہین اور وہ شمع ہے جسکا پرتو جس دل میں پہنچے نور یقین سے
آراستہ کرے **حکایت** خضر رہ باشد نصیحت ہر دل آگاہ را ہو میکند تکلیف راہ راست ہر گمراہ را
پند نیکی کی مکافات کری بدی سے درگذری اسلئے کہ بدی کو بدی سے دفع کرنا جلادی ہے
مرد وہ ہی جو بدی کو نیکی سے دفع کرے حق تعالی کے نزدیک وہ عالی منزلت ہے
جو مکافات بدی کو نیکی سے مبدل کری دفع شر خیر ہی خیر ہے اور دفع شر شر ہی محض شر
نصیحت خوبصورتی صاحب صورت کو مضرت پہنچاتی ہی اور دیکھنے والی کو فایدہ
خوبرو کو اخلاق و اعمال رذیلہ سے پرہیز کرنا واجب ہی کہ جامع محاسن ہو اور زشت رو
کو افعال و اقوال قبیحہ سے اجتناب کرنا فرض ہے کہ جامع قبایح نہو اگر صورت
خوب کے ساتھ خوبی خوش جمع ہو ہمہ تن کمال ہے اور اگر صورت بد کے ساتھ خوبی
خوش جمع ہو اوسکی بدی کی پردہ دار ہے **تربیت** بہترین اوصاف قناعت
و توکل ہے اور بدترین خصائل حرص و حسد **مؤلف** خوش رکھتی ہی قناعت دل

جسکو سیکھو نا می وہ جو ہر کیو اپنی نخسخانہ جانتا ہی جو جسی توانگری منظور ہے قناعت
اپنا پیشہ کری اور جو تمول نفع نہین ہے مال فراوان ہی اوسکو توانگر نہین کر سکتا جو شخص
اوس چیز پر قناعت نہین کرتا جو اوسکے پاس موجود ہے اور طلب زیادتی مین سعی کرتا ہے
وہ ہمیشہ رنج و تعب مین مبتلا رہیگا انسان وہ ہے جو دولت مین تواضع کری اور قدرت مین
عفو اور قوت مین قناعت مگر اولو العزم کے لئی جسکو ہمیشہ کشورکشی کی فکر رہی قناعت
مضر ہے **نصیحت** جمیع کامون مین ذات باریتعالی پر تکیہ کرنا چاہئی کہ سب امور سے
دلخواہ ہوئے جو اپنی کام خدا کو تفویض کرتا ہی رنج صعوبات ہرگز نہین دیکھتا ایک حکیم
سے کسینے پوچھا توکل کیا ہی کہا باریتعالی کیطرف رجوع کرنا اور اپنی کامون مین حق سبحانہ
سے کفایت چاہنا اور کرم الہی اعتقاد رکہنا **مولف** کیونکر رضا رضا نکہون عیش ہو کہ رنج
ہو روز اپنا تمیشہ مرضی پروردگار کیا **لاادری** ہر اک سے خلق کرنا تسخیر ہی تو یہی ہی
خاک آپکو سمجھنا اکسیر ہی تو یہی ہی + سب کام اپنی کرنا تقدیر کی حوالی + نزدیک عاقلون کی
تدبیر ہی تو یہی ہی **پند** حتی الوسع کسی سے کچھ طلب نکری کہ نیستی مین مرنا بہتر ہی کسیکی آگی
حاجت لیجانی سی **مولف** کردون سوال نہ مین چرخ سفلہ پرور سی + گزری ہی خوب یہان طلس و
شجر سی + جہانتک ممکن ہو اپنی گردن ارباب زمانہ کی بار احسان سے بچائی **مولف**
گو بی سرو سامان ہون او ٹھاونگا نہ احسان + یارون سے یہ کہدو کبھی امداد نکرنا **لراقمہ**
شرمندہ و ممنون و پریشان نکرے + احسان ہی اوسیکا کہ جو احسان نکری + زر
بدون تائید آسمانی میسر نہین ہوتا جستجو بیفایدہ ہی اور گوشۂ عافیت محض [illegible]
مولف اوسے نہین سے بسی نعمات جہان ہمینگی گہر بیٹھی + جو کوئی خلق مین گوشہ نشین مثل
زبان ہو گا + **بیت** گر زمین را بآسمان دوزی + ندہند زیادہ از روزی **مولف**
قسمت سے کچھ زیادہ نہ پہنچا سکا کبھی + کیسا خراب میرے لئی آسمان ہوا + مگر انانکہ
ندادند ندادند نداد + و آنانکہ ندادند ندادند ندادند **نصیحت** جو چیز ضایع ہو جاتی ہی اوسکا غم

اورت ہے کہ ہماری ہی طلب یہ لہنا چاہئے کہ جہان سے آئی تہی وہین پہر گئی
بہرحال جو کچہہ تلف ہو جای اوسکا تاسف کرنا بی فایدہ ہے **موعظہ** مغلوب النوم
نہو کر باعث مضرت ہے مرگ خواب خواب مرگ سے زیادہ مضر ہے کسینے ایک
حکیم سے پوچہا خواب کیا ہی کہا راحت ہے بعد مشقت مشابہ بمرگ **تنبیہ**
تجسس عیوب مردم نکرے کہ اپنی عیب بہی پوشیدہ رہین **رباعی** ندرہ حق تصرف
آغاز مکن + چشم بد خود بعیب کس باز مکن + سر دل بر بندہ خدا میداند +
خودرا تو درین میانہ انباز مکن **نکتہ** حیات موجب بندگی ہے اور ممات
سبب آزادی مرگ نیکوکار خود اوسکی لئے آسودگی ہی اور مرگ بدکار باعث
آسودگی اہل جہان ہے زندگی وہی جو بخوشی گذرے اور جو رنج مین کٹے
زندگی نہین ہے زندان ہے بہتر ہے زین آزادی کہ کریم مئیم کا محتاج ہو **حکمت**
زندگانی مین سے جو گذر گیا وہ مثل سخن گفتہ و تیر انداختہ و قضای رفتہ ہے اوسکا
پہر آنا عقل سے دور ہے اور جو باقی ہے وہ بہی پردۂ غیب مین مستور ہے
میان ماضی و مستقبل ایک وقت ہی جسکو حال کہتے ہین اپنی عمر کو اوسوقت غنیمت
جانکی کار خیر مین مصروف ہونا چاہئے **شعر** دل برزمانہ کی نہد آنکس
کہ غافل است + دانا بعمر خود نکند تکیہ برجہان + **قول** صعوبات کو سہل
جاننا عزیزون نزدیکون پر احسان کرنا اہل علم سی صحبت رکہنا جاہلون سے
پرہیز فکر بہت اور بات کم کار نیک مین تعجیل کار بد مین درنگ اپنے مال سے
بخشش کرنا باطن کو ظاہر سے موافق رکہنا جو بات معلوم ہو مستحق سے دریغ
نکرنا مدارا و نرمی و ہمواری و بیش سلامی و شکر و حق اپنا پیشہ کرنا باعث
مدح خاص و عام ہی **تنبیہ** بددعا مظلوم سے پرہیز کرنا چاہئے کہ جلد
مستجاب ہوتی ہے **شعر** بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن + اجابت

سے

ازدر حق بہر استقبال می آید **موعظہ** کسی کام مین سوائے خیرات جلدی نچاہیے
کہ ہر کام کی لیئے ایک ساعت اور ایک وقت و مقدار معین ہے کوئی کام
غیر وقت نہیں ہوتا پس طلب مطلوب مین شتابی نکرے اگر جلدی کریگا خطا
پاویگا **۵** ہر کہ در کارہا شتاب کند * خانہ خیر خود خراب کند * ہر کہ در راہ
صبر پای نہد * روزگارش بچشم جای دہد * **پند** اوس کام مین مال
ضائع کرنا نچاہیے جسمین کچھ نفع نہو اور اوس شے مین فکر ضائع کرنی نچاہیے
جو بیفایدہ ہو اور اوس امر مین عمر ضایع کرنی نچاہیے جو کمال سی خالی ہو **فایدہ**
جسکا دل ایمان سے نورانی ہوتا ہے اوسکی زبان سی حق بات نکلتی ہے
جسطرح ایک شرارہ آتش عالم کو جلا دیتا ہے اسی صورت سی ایک کلمۂ
باطل آدمیکو فساد مین ڈالتا ہی اور ایمان کا حال غیرت سی معلوم ہوتا ہے
حکیم ابو الحسن سے کسینے پوچھا غیرت کیا ہی کہا اوس چیز کے نگاہ رکھنے سے
عبارت ہی جسکی انسان کو نگہبانی لازم ہی اور غیرتین دو ہین ایک غیرت دین
دوسرے غیرت دنیا ان دونون کی رعایت ضرور ہی غیرت دین یہ ہی کہ تمشیت
امور امر معروف و نہی منکر مین سعی کرے مخالف دین کو حسب مقتضاے حکم
الہی تازیانہ یا شمشیر منع کرے اور یہ مرتبہ اہل اختیار و صاحب اقتدار ہے اور
اگر ہاتھ سے منع نکر سکے زبان سی منع کرے اول ملائمت اگر موثر نہو سخت
زبانی کہی یہ مرتبہ اہل علم و صاحب زہد ہے اور اگر زبان سی منع کرنا میسر
نہو تو اوسکو دل سے دشمن جانی یہ ضعیفونکا مرتبہ ہے اور غیرت دنیا
یہ ہے کہ جو اوسکے گہر آئے اوسے تواضع پیش آئی اگر تہیدست ہو تو
جو موجود ہو حاضر کرے اور راز افلاس اوسپر ظاہر نکرے اور راستی اوسپر
ظاہر نکری اور راستی و کم طمعی اپنا شعار کرے کہ اقوال اوسکے آدمیون کے

نزدیک معتبر ہون اور دلون مین جگہ اور اثر کرین ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ جو بات
طمع سی پاک اور غرض سے خالی اور راستی سی مملو ہو اگر پتھر سی کہی تو اوسمین
بھی اثر کریگی **پند** وہ بات جسکی آدمیونکی سامنی نقل کرنے سے شرم
آئی دل سی دور کری کہ خدا سی شرم کرنا اولی ہے **نکتہ** آذر کیوان معروف
بہ ذو العلوم سی کسینی پوچھا کہ دنیا مین کس عقیدی پر رہے اور کسکی بات سچ جانے
کیوان نے کہا بس اس عقیدی پر رہنا چاہئی کہ خدانی جو چاہا کیا اور جو پسند کریگا
کریگا **لطیفہ** ایک جوان نے میراث پدر سی زمین پا کے بیچ کھائی افلاطون نے
اوسکو دیکھکے کہا ای حاضرین وقت زمین آدمیون کو کہاتی ہے مگر اس جوان
نے زمین کو کہا لیا **نصیحت** خاموشی کا نفع کلام کرنیکے نفع سی بہتر ہے اور مضرت
سخن خاموشی کی مضرت سی زیادہ ہی بہت گفتگو سی پشیمان و بیقدر ہوئی ہین خاموشی
سے کوئی پشیمان نہین ہوا وہ خاموش جسکو کلام کیطرف راغب کرین اوس متکلم سی
بہتر ہی جسسی خاموش کرین سخن جبتک دہن مین ہی مثل بندہ مملوک ہی جب منہ
سے نکلا اوسکی بندگی و ملک سی نکل گیا سخن کلید بدن ہی اور خاموشی قفل بدن مگر
جو خاموشی حد سی گذر جائی نشان تکبر ہی کلام وہ بہتر ہی جسمین ذکر خدا ہو کہ اور باتون
پر ذکر خدا کی ایسی فضیلت ہی جیسی تمام مخلوق پر خدا کی فضیلت ہی اور خاموشی وہ
خوب ہی جسمین فکر روز جزا ہو کہ فکر روز جزا ایسی ضروری ہے جیسی روز جزا **حکایت**
ایک امیر نی اپنی لڑکے کی تعلیم کیواسطی معلم نوکر رکھا اوسنی لڑکی کی تعلیم شروع
کی چند روز بعد لڑکے نی اوستاد سی کہا میرا باپ امیر کبیر ہے مگر اپنی رتبے کی موافق
اوسکی خدمت نہین کرتا اور مین کسی لائق نہین ہون کہ کچھ خدمت بجا لاؤن کیا کرون
عرق ندامت مین غرق ہوا جاتا ہون سوا اسکی اور بہی تردد دامنگیر رہتے ہین کوئی
ایسی بات بتائیے کہ فکر دنیا و عقبی سی نجات پاؤن اوستاد نی جواب دیا

دکھ سہنا پڑا کہ اسیری دونوں جہاں کی سلامتی ہے حدیث میں آیا ہے
من صمت سلم یعنی جو چپ رہا سلامت رہا اور جو سلامت رہا
بس تحقیق پہنچا اون نے سچا اور دوسری حدیث ہی البلاء موکل بالمنطق
یعنی سب بلا زبان کی گویائی سے پیدا ہوتی ہیں اگر کوئی بات بیدینی کی زبان
سی نکلی ایمان میں نقصان آیا اگر کسی آدمی کو برا کہا مار کہائی آبرو کہوئی لڑکے
نے اوستاد کی نصیحت دل و جان میں مضبوط باندہی اور بالکل خموشی اختیار
کی کوئی کچہ پوچھے ہرگز جواب نہ دیتا تہا اسکی شہرت ہوئی کہ امیر کا لڑکا گونگا ہوگیا
رفتہ رفتہ امیر تک نوبت پہنچی یہ خبر سنتی ہی مضطر و بیقرار ہوگیا ہر طرف آدمی دوڑائے
سب ملک کے طبیب بلائے ہر ایک اپنی فہم کے موافق تدبیر کرنی لگا کوئی نسخہ لکہتا تہا
کوئی نبض دیکہتا تہا کوئی دوا دیتا تہا مگر کچہ فایدہ نہوتا تہا امیر نے بہی ناچار ہوکے
سکوت اختیار کیا ایک دن تفریحاً شکار کے لیے مع پسر خاموش جنگل میں وارد ہوا
قضارا ایک جانور بولا آواز کی ساتہ ہی کسی نے تیر مارا وہ جانور گر پڑا کوئی خادم خبر کو
اوس جانور کے آگے لے آیا لڑکا اوسی دیکہتی ہی جوش میں آکی بیساختہ بول اوٹہا
کہ کیوں بولا جو مارا گیا یہ سنتی ہی سب خوشی سی پہول گئی شکار بہی بہول گئی امیر کو
دوڑ کر سنایا امیر بہی شاد ہوا اور خبر رسان کو انعام سی مالا مال کیا پہر لڑکی کو بلا کر
کلام کیا اوسنی ہرگز جواب نہ دیا پہر تو امیر آتش غضب سے جل گیا لڑکا کو ڈالا اور جلاد
کو بلوا اول کہری ہاتہ تلوار کی اسکی کہال اوتروا دو بعد اوسکی قتل کر دیو سنکی [illegible]
جز بر کہنے لگا کہ مخبر صادق نے سچ فرمایا ہے کہ جو چپ رہا سلامت رہا
اور جو بولا ہلاک ہوا بیت [illegible] خموشی معنی [illegible]
[illegible]
[illegible]

رسالۂ مختصر سید ابن لطیف ہے تمام کسی کو فیض معنی بہرہ مند است و ہمی یک نکتہ بہر او سند است و دیگر پند حکیم عین صواب ہست و محض خیر و فرخندہ بخت آنکہ بسمع رضا شنید

قطعہ

اب مناسب ہی یہی شعر دعائیہ لکھون

باخدا جبتک کہ ہی یہ گردش لیل و نہار
دہر مین جبتک کہ قایم مین زمین و آسمان

چرخ پر جبتک کہ یہ شمس و قمر ہین برقرار
رنگ مین ہی تابان جبتک ہی دریا مین روان

پہولین جبتک ہی خوشبو گلشن مین جبتک شرار
بہیا صاحب کو سدا ہو دولت و بخت نصیب

عمر ہی بخشی ہزارون سال کی پروردگار
ہو ز لطف و عنایات سہارا بہر ہین

دوست ہر اک دیکھ کی خوش ہو عدو غمگین
ہو نصیب بہجت و عیش و مسرت تا ابد

وہ ستارہ اپنی خدائی کا نہ غم ہو زینہار
یہ کل خوبی جو جائی بہر گلگشت چمن

ساتھ لاکھون ہین پیادہ ہون کنیزان
آمد آمد سے ہوا کی کہی یک صبا

بہر استقبال در تک دوڑ کی آئی بہار
دست و دم بلجای نگی سے کلیجہ عدو کا

بولتی جائین پڑہی جا و نقیب چوبدار
نمیمہ بندہ جائی دونی نکہت گل کی ہوا

ڈالیان پہولون کی بہر نذر لی آئی بہار
بیت نامی کی دعا ہے مراد ہو نصیب

دیکھکی جسکا تجمل سب کہین ہے تاجدار

تمت

قطعہ تاریخ ترتیب رسالہ ہذا طبعزاد میر حسن صاحب نامی

ہو صحیفہ دلچسپ ہو چکا تیار
برای نذر رئیس جواد و ذرہ نواز

کہا یہ دل نے پئی سال ہجری نامی
کتاب پند و نصیحت مفید اہل زمان



قطعہ تاریخ ترتیب کتاب ہذا تصنیف پنڈت دیاشنکر صاحب تخلص فگار سررشتہ دار دفتر خانہ تعلقداری سرکار مہاراجہ بہادر دام اقبالہ

کیا خوب ہی رسالہ شہرت ہی جسکی ہر سو — صد پند سی ہے صد حسینہ بہتر نیکو
پند و نصایح اسمین سارے بہر ہوے ہین — نکتہ سی ایک نقطہ خالی نہین کہی تو
جسکی عمل مین ہووی یہ عمدہ تر صحیفہ — بی شبہ اوسکو کہیے اقراط یا ارسطو
کیونکر نہووی نامی یہ نسخہ گرامی — یارو مولف اسکی ہین نامی تخلص
از مہوا زبس جو یہ اسم با مسمے — نام اس کتاب کا ہی معروف نوشدارو
جو دیکہتا ہی اسکو کہتا ہی بے تکلف — افسون ہی یا کرامت اعجاز ہی کہ جادو
فرمایش احبا تاریخ کی ہوئی جب — بیہی فگار رم ہی اک لمحہ سر بزانو
مصرع سال ہجری لکہا زروی ادا — مطبوع قلب شاہان ہی یہ کتاب اردو ۱۲۸۱

قطعہ تاریخ میر علی حسین صاحب تخلص محب شاگرد نیر صاحب نامی مولف کتاب

کتاب نصایح جو تیار گشت — زجان کا ہی سید نیکذات
پی عیسوی سال ہاتف محب — بگفتا بہ بین مظہر نادرات ۱۸۶۵



[illegible]

نوشدارو ہمدرد سپاس بی تکلیف مطلق کی کہ دافع سموم معصیت و جہالت ہی جسنی مسمومان زہر خزانی نفس
اور [illegible] اور بیجا کو پوست اور برودت سی جو ضعیف اور زار ہو گئی تہی از سر نو آبیاری ابر
بہاری اور آرایش کی نسیم صبح نوروزی سے تازگی اور سیرابی عطا فرمائی اور
معجون حیات نعت بیقیاس اوس طبیب حبیب خالق کی کہ جسنی قانون محمودیت
عام سی بیماران ضلالت اور بطالت کو کہ بلغم جہلی سے دمہری کفر زدگان کے
مردہ دل اور افسردہ آب گل تہی عرق بہادر اجبین شجاعت شعار اور حرارت
نعت تیغ آبداری [illegible] واسطہ بحران محمود اور نطول مسعود ہدایت کی ... اور تندرست
فرمایا کہ ان دنوں میں ایک کتاب نسخہ کیمیا سی نادر اکسیر اعظم سی نایاب لب
معنی کی آرزو [illegible] مسمی بہ **نوشدارو** مطبع دار العلوم میں اہتمام سی ہمدرد طلباء
خیر خواہ رفقا عمیم الاحسان مہربان دوستان محمد وجاہت علی خان نے
بڑی [illegible] اور تلاش طبیعت اور درستی سی بخط خوب و بطرز مرغوب واسطے نفع عام
اور خیر خواہی انام کی بمصداق خیر الناس من ینفع الناس اور بموجب علمہم اجر ہم غیر
ممنون حلیہ طبع اور حلہ مطبوعہ پہنا کر بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۶۵ء جلوہ ظہور اور کسوہ [illegible]

قطعہ تاریخ طبع نسخہ نوشدارو از مرزا رحیم بیگ صاحب تخلص رحیم رئیس [illegible]

چو شد مطبوع نسخہ نوشدارو   سواد عنبرش افشاند بعالم   رحیم آمد بفکر سال طبعش
دعای ہاتفی فرخ بعالم   خدا اجرت دہد نیکو نبشتی   طبیبا نوشدارو ی خیالم

قطعہ تاریخ از نتائج طبع فصاحت پناہ بلاغت دستگاہ سخنگو بذلہ سنج حکیم
محمد فصیح الدین صاحب متخلص بہ رنج

بہ این نوشدارو ز پند و نصایح   مرتب شد از کلک نامی خوش خو
پی سال در فکر بودم کہ ناگہ   بگفت ہاتفی   نسخہ نوشدارو
۱۲۸۲